ماہنامہ
(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

انصار اللہ

نومبر 2013ء ذوالحجہ/محرم 1434ھ نبوت 1392ہش

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل غانا

اس شمارہ میں

مجلس عرفان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

- روحانی خزائن
- دعا اور ذکر الٰہی
- عدل وانصاف کے تقاضے
- حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ خدا
- شہد اور دار چینی کے فوائد کیا ہیں؟

74ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی کی بابت بعض حقائق

اللہ تعالیٰ نے دنیا پر کس طرح جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے؟

مولیٰ بس

''مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس''

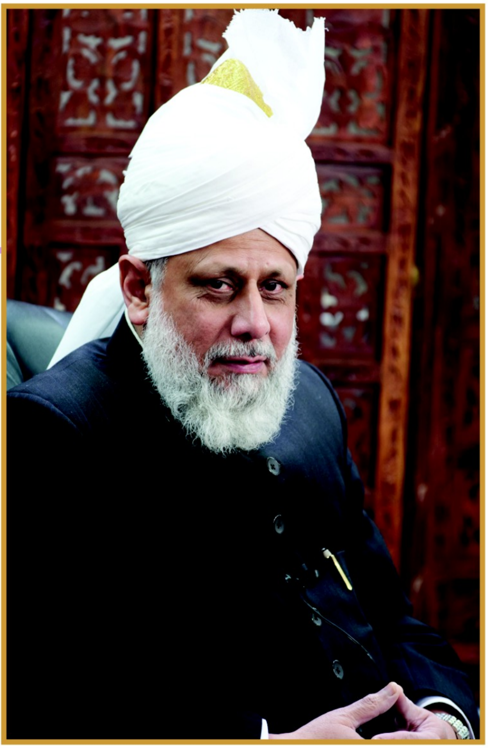

ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور آپ جو انگوٹھی پہنتے ہیں ''مولا بَس'' جو الہام ہے۔ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہوا تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ الہام تو پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مولا بَس کر دے۔ اس کا مطلب اسی طرح ہے جیسے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کا ہے۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ہر کام کی انتہا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہر چیز کا آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) نے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے کہ یہ الہام اُسی رنگ میں پورا ہوتا ہے جس طرح ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' ہے۔ کسی نے شعر کہا تھا کہ ؎

''مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس''

''کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی''

میری خلافت کے بعد میرے پاس ہی دو انگوٹھیاں تھیں، ایک جو سبز ہے یہ مولا بس اور جو براؤن ہے یہ الیس اللہ والی ہے۔ پس اس پر انہوں نے یہ شعر بنا دیا کہ

''مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس ____ کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی۔''

جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہی مجھ کو کافی ہے۔ اور آگے پھر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا ترجمہ کر دیا کہ 'کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی'۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا اظہار دیکھ لیا ہے بلکہ روز دیکھتے ہیں اور روز پورا ہو رہا ہے۔ 'مولا بس' بھی اور ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' بھی۔

(کینیڈا میں واقفاتِ نو بچیوں کے ساتھ کلاس منعقدہ 20 مئی 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16 تا 22 اگست 2013ء ص 12)

ماہنامہ انصار اللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

نبوت 1392ہش نومبر 2013ء جلد 45 شمارہ 11

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

❏ خلافت سے محبت کے عالمگیر سلسلے (اداریہ)	4	❏ نماز (ارشادات حضرت مصلح موعود)	22
❏ عدل و انصاف کے تقاضے (درس القرآن)	10	❏ جو ملتی ہے تجھے جرمِ ضعیفی کی سزا (منظوم)	24
❏ دعا اور ذکر الٰہی (درس الحدیث)	11	❏ 74ء کی قومی اسمبلی کی بابت بعض حقائق	25
❏ روحانی خزائن (امام الکلام)	12	❏ جامعہ احمدیہ گھانا انٹرنیشنل (رپورٹ)	32
❏ اِنّی صَدوقٌ مصلحٌ متردّدٌ (عربی کلام)	13	❏ شہد اور دار چینی کے فوائد	35
❏ حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ خدا (منظوم کلام)	14	❏ اخبار مجالس	38
❏ سلسلہ احمدیہ زمین کے کناروں تک (حضرت مصلح موعود)	15	❏ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کی تاثیر	42
❏ مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	16		

"دنیا پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ دنیاوی لحاظ سے بظاہر کمزور سی جماعت ہے لیکن خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے، ایک اکائی میں ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com: magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبد المنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء، زین العابدین

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200 روپے۔ قیمت فی پرچہ 20 روپے

اداریہ

خلافت احمدیہ سے محبت کے عالمگیر سلسلے

خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے

جماعت احمدیہ عالمگیر کا 47واں جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 30/اگست تا یکم ستمبر 2013ء اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کی منادی کرتے ہوئے، احباب جماعت کے دلوں میں ایمان وایقان کی روح پھونکتے ہوئے، اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے ختم ہوگیا۔ اس عالمگیر جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے جہاں 89 ممالک کے 31ہزار سے زائد عشاقان احمدیت شامل ہوئے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے بیسیوں مہمانوں نے اس جلسہ کے بارہ میں اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا جن میں سے بعض کا ذکر ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 6 ستمبر 2013ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ ان تاثرات میں سے بعض بطور نمونہ پیش ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''دنیا پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ رعب قائم کرتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بظاہر کمزور سی جماعت ہے لیکن خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے، ایک اکائی میں ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے اور ہم جماعت کے شکرگزار ہیں...... ۔

بینن (افریقہ) کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس

بینن کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس...... کہتے ہیں...... میں اُن نوجوانوں اور بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کو میں نے دن رات اخلاص، محنت اور محبت سے کام کرتے دیکھا۔ سب کی مسکراہٹیں بکھرتی دیکھیں۔ اتنے بڑے اجتماع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ ...... مَیں اس جلسہ سے اخلاص اور روحانیت کو لے کر جا رہا ہوں اور اخلاص اور روحانیت کا یہ اعلیٰ نمونہ صرف احمدیت کا ہی خاصہ ہے۔ یہاں آ کر اور اس ماحول کو دیکھ کر مجھے (مومن) ہونے پر فخر ہے...... ۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے لندن سے باہر ایک سو بیس ایکڑ زرعی زمین میں، (......اصل زمین حدیقۃ المہدی کی 208 ایکڑ ہے) ...... اپنا ایک شہر آباد کیا ہوا تھا۔ یہاں انسانی ضروریات کی ہر چیز مہیا تھی۔ ...... جلسے کے دوران امام جماعت احمدیہ جب تقریر کرتے تو اتنے بڑے مجمع میں سے میں نے کسی کو بولتے نہ دیکھا۔ سب خاموشی کے ساتھ ان تقاریر کو بڑے انہماک سے سنتے۔ اور اکتیس ہزار سے زیادہ لوگ وہاں موجود تھے لیکن پھر بھی ہر طرف خاموشی ہوتی۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جو مَیں کبھی نہیں بھول سکتا...... ۔ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا ملک ترقی کرسکتا ہے تو جماعت کی خدمات کی وجہ سے ترقی کرسکتا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ پورے عالَم (۔) کو کہتا ہوں کہ امن اور رواداری جماعت احمدیہ سے سیکھیں۔ مجھے جماعت کی مخالفت کے بعض واقعات کا علم ہوا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ ان کی مخالفت چھوڑ کر ان سے (دین حق) سیکھیں۔ ...... کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ایک ہی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ شاملینِ جلسہ کو جس طرح خلیفہ سے محبت کرتے دیکھا، اُن کے خلیفہ کو بھی اُسی طرح اُن سے محبت کرتے دیکھا۔ مَیں نے ان لوگوں کو اپنے خلیفہ کی محبت میں روتے دیکھا

ہے۔کیا ہی عجیب اور روحانی نظارہ تھا جو میں اپنی زندگی میں کبھی بھلا ہی نہیں سکوں گا۔

بورکینا فاسو سے دامیبا بیاتریس صاحبہ (Damiba Beatrice)

دامیبا بیاتریس صاحبہ (Damiba Beatrice) ہیں جو......بورکینا فاسو پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے لئے ہائر اتھارٹی کمیشن کی صدر ہیں۔......یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہیں۔یہ کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے زندگی میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔میں یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہوں جہاں میں نے کئی ملکوں کے نمائندے دیکھے ہیں مگر اس جلسہ میں بھی اسّی سے زائد ملکوں کے نمائندے شامل تھے اور سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔موتیوں کی مالا نظر آتے تھے۔مجھے کوئی شخص کالا، گورا یا انگلش یا فرنچ نظر نہ آیا بلکہ ہر احمدی (۔) بغیر رنگ ونسل کے امتیاز کے اپنے خلیفہ کا عاشق ہی نظر آیا۔......ہر شخص خدا کی خاطر ایک commitment کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوا تھا......۔ عورتوں کو مردوں سے الگ تھلگ ایک جگہ دیکھنا میرے لئے باعث حیرت تھا اور مجھے یوں لگا کہ شاید یہاں بھی عورتوں سے دوسرے (مومنوں) کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔لیکن جب میں ان عورتوں کے ساتھ رہی تو کچھ ہی دیر میں میرا یہ تأثر بدل گیا۔میں نے دیکھا کہ فوٹو اتارنے والی بھی عورت تھی، کیمرے پر بھی عورت تھی، استقبال پر بھی عورتیں تھیں، کھانا تقسیم کرنے والی بھی عورتیں تھیں، غرضیکہ ہر کام عورتیں ہی کر رہی تھیں اور یہ سچ ہے کہ عورت کا پردہ ہرگز اُس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔اگر کسی کو اس کا یقین نہ آئے تو احمدیوں کے ہاں آکر دیکھ لے۔......جب مَیں امام جماعت احمدیہ کے دفتر میں گئی تو حیران تھی کہ اتنا چھوٹا سا دفتر بھی دنیا کا محور ہو سکتا ہے......مجھے......امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا موقع ملا اور جب وہ آتے تو سب لوگوں کا سکون اور بڑے ادب سے کھڑے رہنے کا منظر ایسا تھا کہ بیان نہیں کر سکتی۔میں نے ایسا تو کبھی کسی ملک کے صدر کیلئے بھی نہیں دیکھا......۔

سیرالیون کے وزیر داخلہ اور امیگریشن جے بی داؤدا صاحب

پھر سیرالیون سے وزیر داخلہ اور امیگریشن جے بی داؤدا صاحب شامل ہوئے۔کہتے ہیں مختلف شعبوں کا منسٹر ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں سفر کرتا رہا ہوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہوں لیکن آج تک ایسی شاندار کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جہاں محبت، پیار، بھائی چارا اور روحانیت نمایاں تھی۔

سیرالیون کی آنریبل جسٹس موسیٰ دمبیو

پھر سیرالیون کی ایک مہمان خاتون آنریبل جسٹس موسیٰ دمبیو ہیں۔یہ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس ہیں۔......کہتی ہیں کہ جلسہ بہت اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا جس میں ہر شعبہ بشمول مہمان نوازی، ٹرانسپورٹ، سیکیورٹی، کمیونیکیشن وغیرہ نے عمدہ طور پر اپنے فرائض ادا کئے۔یہ جلسہ مختلف ثقافتوں اور سماجوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے کے لئے انتہائی اہم فورم ہے۔......تمام مقررین نے بہترین انداز میں تقاریر کیں جس کی وجہ سے سارے جلسے کے دوران earphone کان سے نہیں اترا۔...... صرف خدمت ہی نہیں کی جارہی تھی بلکہ واضح طور پر محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ ......تمام افراد اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے ہوئے تھے جس میں احمدیت کے موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی صحیح معنوں میں عکاسی ہوتی تھی۔

آئیوری کوسٹ کی سپریم کورٹ کے جج تورے علی (Toure Ali) صاحب

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان تورے علی (Toure Ali) صاحب تھے۔ یہ سپریم کورٹ کے جج ہیں .... جلسہ کی افتتاحی تقریب میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا تو فرطِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعد میں کہنے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔ میں نے تقویٰ کا یہ دل گداز مضمون پہلی دفعہ سنا تو اپنے آپ کو محض لاشی پایا جس کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ آخری دن اختتام پر کہنے لگے کہ مَیں تو تین دن تک اس مادّی دنیا سے بالکل منقطع تھا، کسی اور ہی روحانی ماحول میں پہنچا ہوا تھا جہاں سرور ہی سرور تھا۔ دنیا کے کاموں سے کلیۃً آزاد تھا......۔

کونگو کے سابق صدر مملکت کے مشیر

کونگو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست جو سابق صدر مملکت کے مشیر...... کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے تک مجھے جماعت احمدیہ کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے جلسہ میں اپنی آنکھوں سے بعض نظاروں کو دیکھا اور پھر میری جو تقریریں تھیں اُن کو بھی سنا، اس پر وہ کہنے لگے کہ یہاں آنے سے پہلے آپ کے مخالفوں کو دیکھا اور پڑھا بھی ہے اور آج میں صاف طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ باتیں جو میں نے یہاں دیکھیں اور سنی ہیں اور آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے تو یہ بات مجھ پر صاف کھل گئی ہے کہ آج کے مخالفوں میں کوئی بھی حقیقت نہیں اور اُس کے مقابل پر جو راہیں اور جو اصول آپ کے خلیفہ بیان کر رہے ہیں، **اب دنیا کے لیڈرز کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ آپ کے خلیفہ کے بازوؤں میں آ جائیں**۔ جب انسان حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت ایک عجیب نظارہ یہ ہوتا ہے کہ سارا شہر ہی جنگل میں آباد ہوتا ہے۔...... کہتے ہیں کہ آپ نے سارا انگلینڈ خریدا ہوا ہے؟ ......کم از کم تین چار ہزار آدمی تو یہاں کام کر رہے ہوں گے اور جب اُن کو بتایا گیا کہ سب رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں تو کہنے لگے ......میری سوچ سے بھی بالا ہے۔...... کاش ہم سیاسی لیڈر ہر سال اپنی عوام کے سامنے جو کچھ ہم نے کیا ہے ایمانداری کے ساتھ پیش کریں تو حکومت اور عوام میں بڑی تبدیلی آ جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔...... آج تیس ہزار سے زائد افراد کی موجودگی میں جب آپ کے خلیفہ کو سنا ہے تو مجال ہے کہ اس دوران کسی بھی شخص نے کسی قسم کی کوئی بات کی ہو۔ کہنے لگے کہ عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی کہ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا۔ بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ کہتے ہیں مَیں نے بعض دفعہ سر اُٹھا کر اور پیچھے دیکھنے کی کوشش بھی کی کہ شاید کوئی تو بول رہا ہو گا لیکن مجھے کوئی شخص بولتا ہوا نظر نہ آیا...... ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا......۔

بیلجیئم کے سانی نووہ (Sani Novho)

بیلجیئم سے ایک اور دوست سانی نووہ (Sani Novho) بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف بیلجیم میں موجود نائیجر کمیونٹی کے ممبر ہیں۔...... انہوں نے اپنا ایک نمائندہ بھیجا کیونکہ ان کی کمیونٹی کے لوگ احمدیت کی طرف آ رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ان کے بائیس افراد نے بیعت کی تھی۔ برسلز میں موجود ان کے سینٹر میں ممبرز کی تعداد اب کم ہوتی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ لوگ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ کمیونٹی کی

جو انتظامیہ ہے اُس نے موصوف کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا کہ وہ یہاں آکر دیکھیں کہ کس طرح کی جماعت ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ ہمیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ صاحب جب جلسہ میں شامل ہوئے اور جو ذہن لے کر آئے تھے کہ جماعت کی غلطیاں اور خامیاں تلاش کرنی ہیں تا کہ واپس جا کر لوگوں کو کہہ سکیں کہ تم جس جماعت میں شامل ہوتے ہو، اُن کے فلاں فلاں غلط عقائد ہیں اور ان کے اندر فلاں فلاں خامیاں موجود ہیں۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے پورے جلسہ میں کوئی بھی غیر (دینی) بات نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ آپ کے خطابات کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔

تاجکستان جماعت کے صدر عزّت اَمان

تاجکستان جماعت کے صدر عزّت اَمان کو اِس سال جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں۔۔۔۔ جو دیکھا ہے وہ الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی طرح الفاظ میں جلسہ سالانہ کی تصویر کشی کی جا سکتی ہے تو صرف یہ ہی الفاظ میرے ذہن میں آتے ہیں کہ ''ایک سچا معجزہ''۔ دوسرا کوئی لفظ یا الفاظ میرے ذہن میں نہیں آتے۔ جلسہ میں شامل احباب کے دل خلیفۂ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق سے پُر ہیں اور یہی محبت اُنہیں دن رات جماعت کی خدمت میں لگائے رکھتی ہے۔۔۔۔۔ تمام انتظامات کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ ہزاروں لوگ جلسہ سالانہ دیکھ کر۔۔۔۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بن گئے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔

کرغزستان کی ایک احمدی خاتون

۔۔۔۔۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت پر میرا دل جذباتِ شکر سے معمور ہے۔۔۔۔۔ جلسے میں شمولیت کی توفیق پانے پر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اُس کے بعد خلیفۂ وقت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔۔۔ میری ذات پر اس بات نے گہرا اثر چھوڑا ہے کہ کس طرح ساری دنیا سے آئے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے محبت اور مہمان نوازی کے جذبات سے سرشار، مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔۔۔۔۔ جلسہ کے ماحول میں پہنچنے کے بعد بڑی شدّت سے مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ میں ایک روحانی دنیا میں آ گئی ہوں جو محبت اور امن اور بھلائی والی دنیا ہے۔ کہتی ہیں بہت گہرائی کے ساتھ مَیں یہ محسوس کر رہی تھی کہ اپنی ایک بڑی اور متحد فیملی میں ہوں جہاں خدائے واحد و یگانہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نیز آپ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے محبت دلوں پر راج کرتی ہے۔ جہاں افرادِ جماعت آپس میں محبت و شفقت اور عزت کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

ترکمانستان کے ایک دوست

۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ہماری خوش نصیبی تھی اور اللہ کا فضل تھا۔ ہم اس جلسے سے اس حد تک مستفیض ہوئے ہیں کہ ان جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔۔ اس جلسے نے (دینِ حق) کے بارے میں ہمارے علم کو تازہ کر دیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں بڑھایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے بہن بھائیوں سے محبت کرنے کی تعلیم کے مطابق ہمیں اس میں زیادہ کیا ہے۔ نیز احمدی (۔) کے طور پر ہماری ایمانی بنیادوں کو پہلے سے مضبوط کیا ہے اور اس طرح ہمارے برداشت کے مادے کو بڑھایا ہے۔ تو یہ جو نئے احمدی ہونے والے ہیں وہ اس طرح ایمان و اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔

پانامہ کے نو مبائع دانتے ارنستو گارسیا صاحب (Dante Ernesto Garcia)

پانامہ سے ایک نومبائع دانتے ارنستو گارسیا صاحب (Dante Ernesto Garcia) آئے تھے اور پانامہ سے جلسہ میں اس دفعہ پہلی دفعہ نمائندگی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کر کے میرے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو بھائی چارہ میں نے یہاں دیکھا ہے وہ (دینِ حق) میں کہیں نہیں دیکھا۔ میں یہاں آ کر بہت مطمئن ہوا ہوں اور دل کو تسلی ہوئی ہے۔ مَیں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔...... اور مَیں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے ملک پانامہ میں دعوتِ الی اللہ کر کے لوگوں کو احمدی بنانے کی کوشش کروں گا......۔

گوئٹے مالا کے ممبر نیشنل پارلیمنٹ

گوئٹے مالا سے وہاں کے ممبر نیشنل پارلیمنٹ سُرخی اَو سے لیس صاحب (Sergio Celis) شامل ہوئے۔ یہ عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی بلند اخلاقی قدروں، اُن کی باہمی محبت و اخوت اور یگانگت نیز اُن کے مضبوط جذبہ ایمان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ایسا محبت و پیار مَیں نے کہیں نہیں دیکھا۔ جماعتی تنظیم قابلِ ستائش ہے۔ بہت شاندار اور مثالی جلسہ تھا۔ ہر انتظام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ (دینِ حق) کی خوبصورت تصویر جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دوسروں سے بالکل مختلف ہے۔ اگرچہ مختلف ممالک اور متفرق اقوام کے افراد تھے مگر ایسے محسوس ہوا جیسے سب کا دل ایک ہے......۔

جاپان کی مینے ساکی ہیرو کو (Minesaki Hiroko) صاحبہ

ایک خاتون، مینے ساکی ہیرو کو (Minesaki Hiroko) صاحبہ...... جاپان میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور جاپانی کے علاوہ انگریزی اور عربی زبان بھی جانتی ہیں۔ مسلمان نہیں ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بیحد خوش ہیں اور عرب احمدیوں سے مل کر اور جلسہ کے ماحول سے بیحد متاثر ہوئی ہیں۔ کہتی ہیں سونامی طوفان کے نتیجہ میں جاپان میں آنے والی تباہی کے موقع پر جماعت احمدیہ نے مذہب و نسل سے بالا ہو کر انسانیت کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ جماعت کے عقیدے اور عمل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

گیانا کے ممبر آف پارلیمنٹ

گیانا سے ممبر آف پارلیمنٹ جو مسلمان ہیں، منظور نادر صاحب، یہ بھی شامل ہوئے تھے اور کافی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ ...... کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ تینوں دن یہاں شامل ہوتے رہے۔ اور دوسرے دن جماعت کی ترقیات کی جو رپورٹ پڑھی جاتی ہے، اسے سن کر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی دورانِ سال ترقی اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔

بیلجئیم کی Miss Sels Annie Maria

بیلجئیم سے ایک غیر احمدی مہمان خاتون Miss Sels Annie Maria جلسے میں آئی تھیں۔ آئی ٹی کنسلٹنٹ ہیں اور کہتی ہیں کہ لوکل جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ سے ان کو جماعت کا تعارف حاصل ہوا۔ ...... کہتی ہیں جلسہ کے دوران سارے پروگرام میں نے دیکھے...... ان کو نماز پڑھنی نہیں آتی تھی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نماز پڑھنا چاہتی ہیں؟ کہنے لگیں کہ ہاں مَیں نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ پھر ایک نومبائعہ نے اُن کو وضو کرنا سکھایا اور نماز کا طریق بتایا جس پر وہ نماز میں

شامل ہوگئیں۔ پہلے دن انہوں نے جین اور شرٹ پہنی ہوئی تھی، جب جلسہ گاہ میں عورتوں کا لباس دیکھا تو اُن پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے (مربی) بیلجیئم کی اہلیہ سے کہا کہ میں تو ایسا ہی لباس پہننا چاہتی ہوں۔ چنانچہ اُس خاتون نے جلسہ گاہ کے بازار سے زنانہ لباس خریدا اور وہ پہنا۔ میرے خطابات سننے کے بعد کہنے لگیں کہ...... مَیں نے فیصلہ کیا کہ میں (مومن) ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یہ عالمی بیعت میں شامل ہوئیں ...... پس یہ جلسہ اپنوں اور غیروں سب پر روحانی ماحول کا اثر ڈالتا ہے۔ ایک سعید فطرت کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ (دین حق) کی خوبیوں کا معترف ہو کر اُسے قبول کر لے۔ لیکن ہمارے مخالفین کو، اُن لوگوں کو جن کو دوسروں سے پہلے یہ حکم تھا، غیروں سے پہلے یہ حکم تھا کہ امام مہدی کو جا کر میرا اسلام کہنا، برف کے پہاڑوں پر سے گزرنا پڑے تو گزر کر جانا اور سلام کہنا، اُن لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی عقل دے۔“

(خطبہ جمعہ 6 ستمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن)

شذرات

احیائے خلافت وقت کی اہم ضرورت

سرینگر/صوت الحق نے کہا ہے کہ موجودہ دور میں احیائے خلافت کی ضرورت ہے۔ تنظیم کے ناظم تبلیغ محمد امین وانی کے بیان کے مطابق گذشتہ ہفتے سیر داتتر جمعیت اہلحدیث مسجد میں امیر ضلع اسلام آباد مولوی شبیر احمد کے زیر قیادت مغرب سے عشاء تک ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مولوی ظہور احمد، مولوی شبیر احمد اور مولوی محمد امین نے موجودہ دور میں احیائے خلافت کیلئے کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور جمہوریت کی فتنہ انگیزیوں کا علاج صرف اور صرف خلافت نظام حکومت میں ہی ممکن ہے۔ مقررین نے علمائے دین پر زور دیا کہ وہ بھی احیائے خلافت کیلئے کاوشوں کی اہمیت کے بارے میں عوام کو باخبر کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مسلمان نوجوانوں میں جو علاقہ پرستی، قوم پرستی، وطن پرستی وغیرہ جڑ پکڑتی جارہی ہے، وہ مسلم امہ کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ لہذا احیائے خلافت کیلئے ان کی سوچ بیدار کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ (روزنامہ کشمیر عظمیٰ، سرینگر 21 ستمبر 2013ء)

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹؒ پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مجلس انصاراللہ پاکستان حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹؒ پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر شائع کر رہی ہے۔ براہ کرم حضرت مرزا صاحب کی سیرت و اخلاق، خدمات سلسلہ، بطور امیر و وکیل خدمات، ایمان و عرفان پر مشتمل پُر تاثیر مستند واقعات، مشاہدات نیز مجلس مشاورت میں دیرینہ خدمات پر مشتمل اپنے تاثرات جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا افضل احمد

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

درس القرآن

عدل وانصاف کے تقاضے

[redacted]

(النساء:136)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہتر نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ یہ نہ ہو کہ عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو، اُس سے بہت باخبر ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج (دین حق) پر اعتراض ہوتے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کی تعلیم میں سختی ہے۔ دہشتگردی اور فتنہ وفساد کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے ایک امریکن لکھنے والے نے لکھا کہ (دین حق) میں جمعہ کا دن نعوذ باللہ فساد کا دن ہے، اور کافی کچھ (دین حق) کے خلاف لکھا۔ جماعت نے اُس اخبار یا جہاں بھی لکھا گیا تھا اُن سے رابطہ کیا اور (دین حق) کی خوبصورتی کے بارے میں ہمارے ایک نوجوان نے بڑا اچھا مضمون لکھا۔ اور اس کے بارے میں مزید بھی میں نے اُن کو کہا ہے کہ وہاں مزید رابطے کر کے (دین حق) کی جو خوبصورت تعلیم ہے...... ان پر اس طرح کے مضامین لکھیں...... ۔ آج یہ جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف (دین حق) کئے گئے حملوں کا دفاع کریں بلکہ دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بھی بند کریں۔ یہ ہمارا کام تو بہرحال ہے لیکن خدا تعالیٰ نے خود بھی ایسے انتظام کئے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے انصاف پسند غیر مسلموں کو بھی کھڑا کر دیتا ہے جو اسلام کی خوبیوں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک کیتھولک عیسائی ہیں، پروفیسر...... نے ڈیلی ٹیلیگراف (Daily Telegraph) میں گزشتہ دنوں مضمون لکھا جس میں (دین حق) کی تعریف کی اور اتھی ازم (Atheism) کے خلاف اور یہاں جو قومیت پسند تنظیمیں ہیں اُن کے خلاف باتیں کیں اور یہ لکھا کہ (مومنوں) کی جو اعلیٰ روایات ہیں، اعلیٰ تعلیمات ہیں ان کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے...... یہ کام تو آج (باقی صفحہ 42 پر)

درس الحدیث

دعا اور ذکرِ الٰہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”......آج ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ دعاؤں، عبادتوں اور ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں اپنی خشیت پیدا کرے۔ اپنا خوف پیدا کرے۔ اپنی محبت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہمارے دل میں پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارا مقصود و مطلوب ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں ہم ایک دوسرے سے بڑھنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔......حدیث میں ایک دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. ❶

اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ مجھے تیری محبت اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔ پھر ایک دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَآعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا ❷.

اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے، اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو، اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور اتنا یقین بخش جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلاء کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغِ علم ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔“ ❸

---

❶-(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب 73، حدیث نمبر 3490)۔ ❷-(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب 82/79 حدیث نمبر 3502)

❸-(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ UK منعقدہ 30 رجولائی 2010ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 31 رمئی تا 06 رجون 2013ء)

امام الکلام

روحانی خزائن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حسبِ منطوق آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور نیز حسبِ منطوق آیت قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے۔ ❶

ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے

''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ ❷

ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔'' ❸

ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں

''اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔'' ❹

❶ (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 262، 263) ❷ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 483)
❸ (ملفوظات جلد چہارم، طبع جدید صفحہ 361) ❹ (الحکم قادیان 31 اگست 1902 بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ 282)

عربی منظوم کلام

إنّی صَدوقٌ مصلِحٌ متردمُ

إنّی صَدوقٌ مصلِحٌ متردمُ ۔۔۔ سَمٌّ مُعاداتی وسِلْمی أسلمُ
میں صادق اور مصلح ہوں ۔۔۔ اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے

إنی أنا البستان بستانُ الهُدیٰ ۔۔۔ تأتی إلیّ العَین لا تتصرّمُ
میں باغ ہدایت ہوں ۔۔۔ میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا

روحی لتقدیس العلیّ حمامةٌ ۔۔۔ أو عندلیبٌ غارِدٌ مترنّمُ
میری روح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتر ہے ۔۔۔ یا بلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے

مَا جئتکم فی غیر وقت عابثًا ۔۔۔ قد جئتکم والوقت لیل مظلِمُ
میں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا ۔۔۔ میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی

صارت بلاد الدین مِن جَدبٍ عتا ۔۔۔ أقْوَی وأقفَرَ بعد روض تعلَمُ
دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آگیا ۔۔۔ خالی ہوگئی بعد اس کے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی

هل بقی قوم خادمون لدینِنا ۔۔۔ أم هل رأیتَ الدین کیف یُحطَّمُ
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں ۔۔۔ اور کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے

فاللّٰه أرسلنی لأُحییَ دینَهُ ۔۔۔ حقٌّ فهل من راشدٍ یستسلمُ
سو خدا نے مجھے بھیجا تا کہ میں اس کے دین کو زندہ کروں ۔۔۔ یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے

جُهد المخالف باطل فی أمْرنا ۔۔۔ سیف من الرحمٰن لا یتثلّمُ
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے ۔۔۔ یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہو سکتا

فی وجهنا نور المهیمن لائحٌ ۔۔۔ إن کان فیکم ناظرٌ متوسّمُ
ہمارے منہ میں خدا تعالیٰ کا نور واضح ہے ۔۔۔ اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو

الیوم یُنقَض کلّ خیطِ مکائدٍ ۔۔۔ لَیْنٌ سَحیلٌ أو شدید مُبْرَمُ
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائے گا ۔۔۔ نرم اک تارہ ہو یا سخت دو تارہ ہو

مَن کان صَوّالًا فیُقطَع عِرْقهُ ۔۔۔ یُردیه عالیةُ القنا أو لهْذَمُ
پس جو شخص حملہ آور ہو پس اس کی رگ کاٹ دی جائے گی ۔۔۔ اور نیزہ کا اوپر کا سرا یا نیچے کا سرا اس کو ہلاک کر دے گا

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 221)

حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ خدا

[redacted]

اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح ❖ جل گیا ہے باغِ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو ❖ ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار
اِک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہوگیا ہے بے نشاں ❖ اِک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار
کیا کہوں دنیا کے لوگوں کی کہ کیسے سوگئے ❖ کس قدر ہے حق سے نفرت اور ناحق سے پیار
عقل پر پردے پڑے سو سو نشاں کو دیکھ کر ❖ نور سے ہوکر الگ چاہا کہ ہوویں اہلِ نار
گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا ❖ اُس کا ہووے ستیاناس اِس سے بگڑے ہوشیار
بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ ❖ پَر کے اک ریشہ سے ہوجاتی ہے کوّوں کی قطار
حدّ سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ خدا ❖ کیا نہیں تم دیکھتے نصرت خدا کی بار بار
کیا خدا نے اتقیا کی عون و نصرت چھوڑ دی ❖ ایک فاسق اور کافر سے وہ کیوں کرتا ہے پیار
ایک بدکردار کی تائید میں اتنے نشاں ❖ کیوں دکھاتا ہے وہ کیا ہے بدکنوں کا رشتہ دار
کیا بدلتا ہے وہ اب اس سنّت و قانون کو ❖ جس کا تھا پابند وہ از ابتدائے روزگار
آنکھ گر پھوٹی تو کیا کانوں میں بھی کچھ پڑ گیا ❖ کیا خدا دھوکے میں ہے اور تم ہو میرے رازدار
جس کے دعویٰ کی سراسر افترا پر ہے بِنا ❖ اُس کی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار
کیا خدا بھولا رہا تم کو حقیقت مل گئی ❖ کیا رہا وہ بے خبر اور تم نے دیکھا حالِ زار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 130-131)

سلسلہ احمدیہ زمین کے کناروں تک

”یورپ میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔امریکہ میں احمدیت ہوگی،چین وجاپان،عرب وایران وشام غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ان سب ممالک کوخدا کا کلام سنایا جائے گا“

(فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ)

”حضرت صاحب نے آئندہ کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے کہ آئندہ آپ ہی کا سلسلہ رہ جائے گا اور باقی فرقے بالکل کم تعداد اور کم حیثیت رہ جائیں گے اور ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں اور اس کا کچھ اور حصہ ہم اپنی زندگی میں دیکھیں گے۔ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ ان کی کثرت کو قلت سے بدل دیا جائے گا اور ان کی کثرت چھین کر خدا کے پیارے کو دی جائے گی اور وہ قلت جو آج ہمارے لئے قابل ذلت خیال کی جاتی ہے کل ان کو ذلیل کرے گی۔ہم تھوڑے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں زمانہ ختم نہیں ہوگا اور قیامت نہیں آئے گی جب تک حضرت مرزا صاحب کے ماننے والے ساری دنیا پر نہ پھیل جائیں۔**یورپ میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔امریکہ میں احمدیت ہوگی،چین وجاپان،عرب وایران وشام غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ان سب ممالک کوخدا کا کلام سنایا جائے گا اور ایک دن وہ ہوگا کہ خدا کا سورج احمدیوں ہی احمدیوں پر چڑھے گا۔** حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہونگی۔یہ تو عام پیشگوئی ہے لیکن ایک ملک کے متعلق ایک خاص پیشگوئی بھی ہے جو میں سناتا ہوں۔حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ زار روس کا عصا مجھے دیا گیا اور امیر بخارا کی کمان آپ کو ملی۔(مزید تفصیل کیلئے تذکرہ مجموعہ کشوف والہامات، ایڈیشن چہارم،صفحہ 377-378)
پس ہم امید کرتے ہیں کہ روس کی حکومت عنقریب احمدی ہوگی۔زار کی سلطنت مٹ چکی ہے عصاء زار روس سے چھینا جا چکا ہے اور آدھا حصہ پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے مگر اب دوسرا حصہ بھی انشاءاللہ پورا ہوگا اور دنیا اپنی آنکھوں سے خدا کے مقدس کی صداقت کو دیکھ لے گی۔کیا یہ شاندار استقبال نہیں کہ جماعت ایک سے کئی لاکھ ہوگئی اور ایک نکلتا ہے تو اس کی جگہ بیسیوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔کیا ان اصول کے مطابق آپ کی صداقت میں شک کیا جا سکتا ہے۔تینوں کے تینوں زمانے آپ کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں......۔

آپ اپنے اقوال افعال،عقائد اخلاق اور معاملات کو درست کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم چلو،کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو،تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے،بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے،تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے یہ نہیں ہو سکتا جب تک تم بداخلاقی کو نہ چھوڑو،بدمعاملگی کو نہ چھوڑو اور نمازوں اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی نہ اختیار کرو کوشش کرو کہ فتح پاؤ۔تمہیں سچی فتح ہوگی اور دشمن کی جھوٹی فتح بھی اس کے لئے سوگواری کا موجب ہوگی اور دشمن تم سے اس طرح جائے گا جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔“ (معیار صداقت،انوار العلوم جلد 6 صفحہ 64-65)

مجلسِ عرفان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

- اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی
- پوپ بینیڈکٹ کا اپنی کرسی چھوڑنے کا اقدام
- جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا...... میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جُھک گیا تھا
- خلیفہ خدا بناتا ہے
- کیا جسم اور روح دونوں Different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں؟
- قیامِ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی خدمات

(مرتبہ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دورۂ جرمنی جون 2013ء کے دوران مختلف مختلف طالبات نے مذہب کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور علوم کے متعلق سوالات پوچھے۔ جس میں سے بعض سوال و جواب پیش ہیں۔

● **میڈیسن پڑھنے والی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کی صحت اتنی بگڑ جائے کہ وہ صرف مشینوں پر ہی زندہ ہو اور اس کی ذہنی Activity بھی زیرو ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر برین Dead ہو جائے اور آپ اس کو آرٹیفیشل Breathing کروا رہے ہیں اور اس کو Ventilator پر رکھا ہوا ہے تو اس سے آپ بلاوجہ زندگی تو لمبی کر سکتی ہیں مگر زندگی کی Quality نہیں بڑھا سکتیں۔ اس لئے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے جب بھی کوئی مشورہ کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے تک مشین لگاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاؤ اور چھوڑ دو کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ بھی تکلیف دینے والی بات ہے۔ اگر بالفرض وہ مشین اتارنے کے بعد کچھ دیر زندہ رہ بھی جاتا ہے تو مریض کا برین تو Damage ہوا ہوا ہے۔ سامنے نعش پڑی ہے جو سانس لے رہی ہے۔ اگر کوئی قومہ میں چلا جاتا ہے تو اس کا کیس Different ہے۔ قومہ کی Situation بالکل اور ہے۔ لیکن جب برین Dead ہو جائے تو مشینوں پر نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے وہ بھی اپنی تسلی کیلئے کہ کاش ہم یہ کر لیتے تو یہ ہو جاتا۔

● **حضور انور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کرلینا چاہئے لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جوان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

● **پوپ بینیڈکٹ اپنی کرسی چھوڑ گیا ہے۔ اپنے اس اقدام پر اس نے جو Argument دیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہاں جرمنی میں بہت سارے کیتھولک اس کے followers ہیں ان میں سے ایک عورت کا بیان آیا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی ہے؟ خدا نے تو اسے lifelong بنایا تھا۔ اور وہ اس کی وجہ سے بڑے shock میں چلی گئی تھی۔ اسی طرح کئی کیتھولک (Catholics) ہیں جو شاک میں چلے گئے تھے۔ **یہ دوسرا کیتھولک پوپ ہے جس نے پچھلے پانچ سات سو سال میں چھوڑا ہے۔ بہر حال جب ان کا نظام کہتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن پھر یہ نہ کہو کہ خدا نے بنایا ہے بلکہ کہو کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور یہ کام نہیں کرسکتا۔**

● **اس کی جگہ جو نیا پوپ بنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غریبوں کا پوپ ہوں۔ اس کے بارہ میں حضور انور کا کیا خیال ہے؟**

اگر وہ غریبوں کا پوپ ہے تو بے شک خدمت کرے۔ ہم نے اس کو منع تو نہیں کرنا۔ اچھی بات ہے کہ غریبوں کا حق ادا کرے۔ لیکن اس طرح نہیں کہ جو عیسائی غریب ہیں ان کا حق ادا کر دیا اور باقیوں کا نہیں کیا۔ غریبوں کا پوپ ہے تو پھر ویسٹرن پاورز اور امیر ملکوں سے کہے کہ تم جو بے تحاشا grain (اناج) ضائع کرتے ہو اور تم سمندر میں پھینک دیتے ہو۔ اور جو بے تحاشا دودھ اور مکھن اور پنیر ضائع کردیتے ہیں وہ کھانے پینے کے لئے غریبوں کو دے دیں جہاں starvation (قحط) ہے۔

● **کیا جسم اور روح دونوں different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کے لئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہوجاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزا سزا اور سوال و جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہر حال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب Uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آجاتی ہے اور آہستہ آہستہ develope ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آجائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہے۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائے گا اور وہ ایک روحانی جسم ہوگا جس کا تصور نہیں ہوسکتا۔

میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈکوارٹر میں loyalty پرلیکچر دیا تھا تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئرفورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہوسکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیابات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

● **جو بچوں پر ظلم ہوتا ہے تو دین اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ یہ ظلم کیوں ہوتا ہے؟**

فرمایا: (دینِ حق) نے اس کے متعلق کیا کہنا ہے؟ جو ماں اپنے بچے کو مارتی ہے وہ ظلم کرتی ہے اور اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کرو۔ اس میں بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ بڑوں کا پاگل پن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو شرک سمجھتا ہوں کہ بچوں کو بلاوجہ مارا جائے۔ ان کی تربیت کرنی ہے تو اصلاح کے لئے ان کو آرام سے، پیار سے سمجھاؤ اور پھر ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم مار کر بچے کی اصلاح کرلو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم خدا بننے کا دعویٰ کرنا چاہتے ہو اور (دینِ حق) یہی کہتا ہے کہ خدا نہ بنو۔

● **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو قیدی خواتین کو بانٹ دیا جاتا تھا تو کیا ان سے تعلق قائم کرنا جائز تھا؟ اور اگر خدانخواستہ آجکل کچھ ایسا ہوتا ہے تو کیا یہ اب بھی جائز ہوگا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ پہلے عربوں کا ایک رواج تھا کہ جنگیں ہوتی تھیں۔ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا تھا یا آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوتی تھیں تو دونوں قبیلے جس طرح ایک دوسرے کا مالِ غنیمت لوٹ لیتے تھے اسی طرح وہ لوگوں کو قیدی بھی بنا لیتے تھے۔ مرد غلام بن جاتے تھے اور عورتیں لونڈیاں بن جاتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ اب سے غلامی کا دور ختم۔ آخری خطبہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس میں فرمایا کہ کوئی غلام نہیں ہوگا اور کوئی لونڈی نہیں ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے بھی غلام نہیں رکھا۔

جب کوئی قوم حملہ کرتی تھی تو اس وقت کے رواج کے مطابق مردوں کو غلام بنا لیتے تھے اور عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے۔ اور پھر قیدی بنانے کے بعد ان کے متعلق قرآنِ شریف میں آتا ہے کہ تم ان سے شادیاں کرسکتے ہو۔ لونڈیوں سے حق مہر مقرر کرنے کا لکھا ہوا ہے کہ ان سے نکاح کرو۔ وہ نکاح کرلیتے تھے۔ لیکن پھر حد لگ گئی کہ تم اس سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتے۔ یہ نہیں کہ چار شادیاں آزاد عورتوں سے کرلیں اور چار شادیاں لونڈیوں سے۔ تو غلامی کے متعلق آنحضرت ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں منع فرمادیا۔

● **خلفاء خاندان میں ہی کیوں ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اگر آپ میرے جرمنی کے ہی خطبات اور ایڈریسز غور سے پڑھ لیں اور سن لیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈکوارٹر میں loyalty پر لیکچر دیا تھا۔ تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئرفورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہوسکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیابات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

ایک سسٹم ہے۔ایک الیکورل کالج ہے۔اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ فلاں شخص ہی خلیفہ بن سکتا ہے۔اس الیکورل کالج (electoral college) میں مرکزی ناظران شامل ہوتے ہیں، وکلاء شامل ہوتے ہیں، مختلف ملکوں کے امراء شامل ہوتے ہیں۔اس مرتبہ جو خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا ہے اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔اس میں سینئر مشنریز کی بھی ایک پرسنٹیج شامل ہوتی ہے۔اس کے باقاعدہ rules and regulations (قواعد وضوابط) ہیں۔باقاعدہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ مشنریز کی کتنی پرسنٹیج آئے گی۔بڑے ملکوں کے امراء، پاکستان کے بعض بڑے ضلعوں کے امراء آئیں گے۔اسی طرح مرکزی ناظران اور وکلاء میں سے آئیں گے۔اب وہ الیکورل کالج ہی elect کرتا ہے۔اس الیکورل کالج میں سارے پاکستانی تو نہیں تھے۔وہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔پانچ یا سات نام پیش ہوتے ہیں۔**جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا تو اس وقت بھی میرا خیال ہے سات نام پیش ہوئے تھے۔یہ میرا خیال ہے کیونکہ جب میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جھک گیا تھا۔مجھے نہیں پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو رہا ہے۔**

ہمارے ایک عرب امیر جماعت ہیں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ کر گیا ہوا تھا کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق رائے دینی ہے اور اس کو ووٹ دینا ہے۔لیکن وہاں جب نام پیش ہوئے اور میں نے دیکھا تو وہ میرے دل سے اُتر گئے اور زبردستی لگتا تھا کہ کوئی فورس ہے جو آپ کے نام پر ہاتھ کھڑا کرا رہی ہے۔اسی طرح ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (رفیق) ہیں ان کی جو پہلی اولاد تھی یعنی ان کے ڈائریکٹ بچے ان میں سے اس الیکورل کالج میں شامل ہوتے ہیں۔تو ان میں سے بھی ایک نے کہا کہ میں فلاں آدمی کے حق میں ووٹ دینے کے لئے گیا تھا لیکن جب میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا کہ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔اور پھر انہوں نے اپنی رائے دی۔تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمارا یہی یقین ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور بندوں کو ایک ذریعہ بناتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔بہت سارے لوگوں نے اپنے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔الفضل میں بھی اور اور جگہوں پر بھی چھپے ہوئے ہیں۔تو ان کے دلوں میں تحریک ہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دینا ہے۔انتخاب سے پہلے کوئی تحریک نہیں ہوتی۔کوئی نام پیش نہیں ہوتے۔وہیں پیش ہوتے ہیں۔بند کمرہ ہوتا ہے۔**مجھ سے بعض عیسائی بھی پوچھتے ہیں کہ کس طرح انتخاب ہوتا ہے۔تو میں کہہ دیتا ہوں کہ پوپ کی طرح کا ہی بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے لیکن بغیر Smoke کے ہوتا ہے اور جو بھی ہوتا ہے تین چار گھنٹے میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔اس لئے خلیفہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔بندھا ہوا تو نہیں ہے کہ ضرور خاندان سے ہی ہونا ہے یا پاکستان میں سے ہونا ہے۔افریقی بھی ہو سکتا ہے۔اور خلیفۃ المسیح الاول تو خاندان میں سے نہیں تھے۔باقی ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔**

● **پارٹیشن سے پہلے جب چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے بہت زیادہ مدد کی تھی کہ پاکستان بن جائے۔لیکن اگر آج دیکھا جائے کہ پاکستان کے کیا حالات ہیں تو اس وقت پاکستان بنانے میں کیا حکمت تھی؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) نے اس وقت بھی کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ بعض مسلمان گروپ اور بعض ایسے طبقے ہیں جنہوں نے پاکستان میں ہماری شدید مخالفت کرنی ہے اور ہو سکتا ہے کہ احمدیوں پر بعض زیادتیاں بھی ہوں۔لیکن وہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے نام کا سوال تھا اس لئے ہم بہر حال (مومن) ہیں اور ہم نے ہر حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے۔باقی یہ لوگ اگر احمدیوں کو صحیح نہیں رکھیں گے تو ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں تو کچھ نہیں ہوگا۔وہ خود ہی ختم ہو رہے ہیں۔

● جرمنی میں لوگ ہماری جماعت سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔لیکن ان کے دلوں میں ہم بیعت کا جذبہ کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہہ دیا ہے کہ بیعت کے جذبے تم نے نہیں بھرنے۔تمہارا کام (دعوۃ الی اللہ) کرنا ہے۔تم کئے جاؤ۔جس کو ہدایت دینی ہوگی میں خود دوں گا۔

دوسری بات یہ کہ جماعت تو ان کو اچھی لگتی ہے لیکن کیا ان کو خدا پر بھی یقین ہے؟ جن کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ ایک انسانیت کے ناطے تمہاری جماعت کو ایک گروپ کی حیثیت سے، ایک کمیونٹی کی حیثیت سے اچھا سمجھتے ہیں لیکن ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔تو پہلے ان کی مذہب کے ساتھ دلچسپی پیدا کرواؤ۔خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرواؤ۔اس لئے آج میں نے دوپہر کو جو ایڈریس کیا تھا اس میں یہی تھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔اس کی کیا کیا صفات ہیں اور وہ کیسے کیسے معجزے دکھاتا ہے۔وہ جب یہ بات مان جائیں گے تو خود ہی آجائیں گے۔بہر حال آپ کا کام (دعوۃ الی اللہ) کرنا ہے۔یہاں بھی ستر فیصد آبادی خدا پر یقین چھوڑتی جارہی ہے۔وہ جب بھی مذہب کی طرف دوبارہ آئیں گے تو اس gap کو انشاءاللہ تعالیٰ احمدی پُر کریں گے۔

● کیا (دین) میں بزنس کے منافع کی کوئی شرح مقرر ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین حق) کہتا ہے کہ آپ بزنس کریں اور اس پر جو منافع ہے وہ لیں۔پہلے ہی سے منافع فکس کرنا جائز نہیں۔وہ سود ہے اور سود حرام ہے۔اگر ساٹھ فیصد منافع ہوتا ہے تو ساٹھ فیصد لے لیں۔اگر بیس فیصد ہوتا ہے تو بیس فیصد لے لیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان برداشت کریں۔

● پاکستان میں احمدی ووٹ نہیں دیتے جس پر لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اپنے حق کے لئے آواز نہیں اُٹھاتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں آواز اُٹھانے کا موقع ہوتا ہے وہاں ہم آواز اُٹھاتے ہیں اور جہاں تک ووٹ دینے کا سوال ہے تو میری جو مختلف پریس کانفرنسز ہوئیں اور بیانات آئے ہیں وہ اگر آپ نے سنے ہوں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ووٹ ہم اس لئے نہیں دیتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے ووٹ دینا ہے تو اپنے آپ کو غیر مسلم ڈکلیئر (declare) کر کے دو یا پھر جو declaration میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو گندی زبان استعمال کی گئی ہے اس پر دستخط کرو۔ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔ان کو مانا ہوا ہے۔اس لئے ہم اس پر دستخط نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر سکتے ہیں کیونکہ ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں۔اس لئے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی آواز اُٹھاتے ہیں۔دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی میرا لیڈروں سے واسطہ پڑتا ہے اور اخباروں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ نے اگر ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا تو بے شک ہمیں غیر مسلم کہتے رہیں۔وہ ہمیں جو مرضی سمجھتے رہیں۔لیکن ہم سے یہ زبردستی کہلوانا کہ ہم غیر مسلم ہیں تو ہم یہ نہیں کریں گے۔جب تک غیر مسلم کے طور پر ہمیں ووٹ دینے کا کہا جائے گا ہم نہیں دیں گے۔تو باقی چیزیں چھوڑیں، پاکستان میں پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ووٹ کے لحاظ سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ مظلوم کی آواز سنتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب

یہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ قوموں کی زندگی میں تیس چالیس سال اس طرح کے آجانا کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا وقت آجائے گا۔

● **ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ دنیا کے حالات بہت تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم بہت قریب ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: جو حالات اور جو آثار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ بہت قریب آرہی ہے۔ اور اب تو بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں رشیا کے فارن منسٹر نے بھی اس طرح کی statement دی تھی کہ اگر سیریا کو انہوں نے زیادہ چھیڑا تو ایک عالمی جنگ شروع ہو جائے گی۔ تو حالات تو ایسے ہی ہیں۔ اب سیریا میں بھی حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔ ترکی میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ سارے (۔) ملکوں میں اس طرح ہو رہا ہے۔ لیکن میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ ایسی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ دعا کریں کہ ٹل جائے۔

● **کیا (دینی) حکومت میں مذہب اور حکومت علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافت کا تو حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

● **کیا ان رشتہ داروں کو جو جماعت پر اعتراض کرتے رہتے ہیں جلسہ پر آنے کی دعوت دینی چاہئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر وہ آنا چاہیں تو جماعت کو بتا کر، جماعت کے نظام سے اجازت لے کر کہ یہ ہمارے عزیز ہیں اور غیر احمدی ہیں ان کو لے کر آئیں اور جلسہ میں شامل کریں۔ وہ اعتراض بے شک کرتے رہیں بس وہ شرارت نہ کریں۔ ربوہ میں بہت سارے لوگ جلسہ پر آتے تھے اور قادیان میں بھی آتے تھے۔ بعض تو زبردستی اپنے رشتہ داروں کو لے کر آتے تھے۔ اس کے بعد یا تو اعتراض سے ان کے منہ بند ہو جاتے تھے یا وہ بیعت کر کے چلے جاتے تھے۔

● **مربیان سلسلہ کی بیویوں کو پڑھائی میں مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے کن مضامین کی طرف توجہ دینی چاہئے؟**

فرمایا: دین کا علم تو بہر حال حاصل کرنا چاہئے۔ دینی علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ پڑھ لکھ کر پھر گھر کو سنبھالیں۔

(جرمنی میں طالبات سے مجلس سوال و جواب منعقدہ 29 جون 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20/26 ستمبر 2013ء)

جلسہ کے اغراض و مقاصد

جلسہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدمِ توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اُس کو نہیں سنتے اُن کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اُسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 104)

نماز

❶ نیت نماز ❷ نماز باجماعت کیلئے نداء ❸ نماز میں ترتیب

ترتیب نماز ضروری چیز ہے لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے، جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی

(ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ)

نیت نماز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نیت نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

''نیت سے یہ مراد نہیں کہ کہا جائے کہ پیچھے اس امام کے اتنی رکعت نماز منہ طرف کعبہ شریف وغیرہ وغیرہ بلکہ ذہن میں ہی نماز پڑھنے کی نیت کرنی چاہئے ...... نیت دراصل قلب کی ہوتی ہے مگر بعض لوگوں کو کھڑے ہوتے وقت پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا کرنے لگے ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھنے لگو تو نماز پڑھنے کا خیال بھی کرلو اور سمجھو کہ کیا کرنے لگے ہو۔ جب یہ بات سمجھ لو گے تو اُسی وقت سے تمہارے اندر خشیت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی اور جب خشیت پیدا ہو جائے گی تو توجہ بھی قائم رہ سکے گی۔''

(ذکر الٰہی، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 520-521)

کیا (نداء) باجماعت نماز کیلئے ضروری ہے:

اس سوال کے جواب میں فرمایا:

''ہاں (نداء) ہونی چاہئے لیکن اگر وہ لوگ جنہوں نے جماعت میں شامل ہونا ہے وہیں موجود ہوں تو اگر (نداء) نہ کہی جائے تو کچھ حرج نہیں۔ لوگوں نے اس کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے مگر **میں ایک دفعہ حضرت صاحب کے ہمراہ گورداسپور کو جارہا تھا راستہ میں نماز کا وقت آیا۔ عرض کیا گیا کہ (نداء) کہی جائے؟**

فرمایا کہ احباب تو جمع ہیں کیا ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ایسی صورت ہو تو نہ دی جائے۔ ورنہ (نداء) دینا ضروری ہے کیونکہ اس سے کسی دوسرے کو بھی تحریک نماز ہوتی ہے۔''

(الفضل قادیان 19 جنوری 1922ء)

ترتیب نماز

''اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہیے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں (بیت) میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔

ایسی صورت میں جو امام کی نماز ہوگی وہی نماز آپ کی ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی۔ مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔

اس موقع پر عرض کیا گیا ہے کہ عصر کے بعد تو کوئی نماز جائز ہی نہیں پھر اگر عدم علم کی صورت میں وہ عصر کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کے لئے کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے یہ تو صحیح ہے کہ **بطور قانون عصر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر اتفاقی حادثے کے طور پر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو پھر بھی وہ بعد میں ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد جائز ہوگی۔**

میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ سنا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں کہ **ترتیب نماز ضروری چیز ہے لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے عصر کی نماز پڑھا رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی۔** بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔''

(روزنامہ الفضل لاہور 27 جون 1948ء)

یہ جو ملتی ہے تجھے جُرمِ ضعیفی کی سزا

(کلام مکرم شیخ رحمت اللہ خاں شاکر)

سختیاں جھیلتا جا شکوۂ بے داد نہ کر
"لذتِ غم جو اٹھائی ہے تو فریاد نہ کر"

کام آئیں گے کسی وقت یہ اجزائے الم
ان کو اپنے سے جدا اے دلِ ناشاد! نہ کر

یہ جو ملتی ہے تجھے جُرمِ ضعیفی کی سزا
اس کو خاطر میں نہ لا منّتِ صیّاد نہ کر

نیم شب کام لے اشکوں سے کہ ہیں تیرِ ہدف
قیمتی وقت کو غفلت میں ہی برباد نہ کر

جو بھی حالات ہوں مانگ اپنے خدا کی نصرت
کسی انسان سے درخواستِ امداد نہ کر

مَیں نکل آؤں گا اس آگ سے کندن بن کر
بند تُو جَور و ستم اے ستم ایجاد! نہ کر

ناز کا تختۂ مشق ہونے پہ ہے ناز مجھے
عارضی حُسن پہ ناز اتنا پری زاد نہ کر

اَے بشرا! نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت کا نظام
دیکھ ناقدریٔ انعامِ خداداد نہ کر

کار فرما ہے عناصر میں بھی مرکز کا اصول
ہو کے مرکز سے جدا زندگی برباد نہ کر

شاخ سرسبز ہے جب تک ہے شجر سے پیوست
سوکھ جائے گی اسے کاٹ کے آزاد نہ کر

(الفضل ربوہ قدرت ثانیہ نمبر 26 مئی 1982ء صفحہ 4)

74ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی کے بارہ میں چند حقائق

ختم نبوت کی مرتب کردہ کارروائی 224 صفحات سے موجودہ اشاعت میں اچانک 1506 صفحات کی کیسے ہوگئی

1974ء کی کارروائی پر جناب اللہ وسایا صاحب کے ایک اداریہ پر تبصرہ

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

رسالہ ختم نبوت کے ستمبر 2013 کے شمارے میں اللہ وسایا صاحب نے ایک اداریہ تحریر کیا ہے اور اس میں 1974 میں قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی شائع ہونے والی کارروائی کے بارے میں کچھ دعاوی کیے ہیں۔ اور اس میں جماعت احمدیہ کے وفد پر کئی الزامات لگائے ہیں اور یہ عذر پیش کیا ہے کہ اس کارروائی کے دوران قادیانیوں نے چالاکی کر کے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار صاحب کو کئی حوالے پڑھنے نہیں دیئے تھے اور اس کی وجہ سے صحیح حقیقت سامنے نہیں آئی۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب "قومی تاریخی دستاویز۔ 1974 قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی" کے بارے میں بھی کچھ دعوے کیے ہیں۔ جن کی حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے پس منظر کو جاننا ضروری ہے۔

1974 میں آئین میں دوسری ترمیم کی گئی۔ پہلے اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی کارروائی ایک ماہ سے بھی زیادہ چلتی رہی۔ یہ مرحلہ آیا اور گزر گیا اور پاکستان کی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔ لیکن اس سپیشل کمیٹی کی کارروائی خفیہ رکھی گئی تھی اور یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بعد میں اس کی کارروائی کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ کئی دہائیاں بیت گئیں اور یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔

مئی 1995 میں اللہ وسایا صاحب کی طرف سے ایک کتاب شائع کی گئی جس کا نام تھا "تاریخی قومی دستاویز 1974ء قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی"۔ جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ہی ظاہر ہے، اللہ وسایا صاحب یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ سپیشل کمیٹی کی مکمل کارروائی ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ کتاب تو صرف 379 صفحات پر مشتمل تھی اور اتنی طویل کارروائی جو کہ صبح سے رات تک کئی روز چلی ہو اتنے صفحات میں نہیں سما سکتی۔ اس تضاد پر پردہ ڈالنے کے لیے اس وقت جو اس کتاب کے ساتھ جو مقدمہ شائع ہوا تھا اس میں اللہ وسایا صاحب نے پڑھنے والوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ جب اس سپیشل کمیٹی کی کارروائی ہو رہی تھی تو اس وقت مولوی مفتی محمود صاحب، مولوی غوث ہزاروی صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب سے جو اس کارروائی کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی تھیں ان کو اس وقت اللہ وسایا صاحب نوٹ کرتے رہے تھے اور ان نوٹس سے یہ کتاب مرتب کی گئی تھی۔

اور اس کتاب میں مولوی محمد حیات صاحب اور شریف

جالندھری صاحب کی یادداشتیں بھی شامل کر لی گئی تھیں۔ اس مقدمہ کے آخر میں اللہ وسایا صاحب نے لکھا تھا:

''میں یہ تو عرض کرنے کی پوزیشن میں نہیں کہ یہ تاریخی دستاویز قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی پر مشتمل ہے تاہم اگر کسی دن قدرت کومنظور ہوا اور یہ کارروائی حکومت نے شائع کر دی تو انشاء اللہ العزیز ہمیں اپنی دیانت پر اتنا اعتماد ہے کہ آپ کوسوائے اجمال اور تفصیل کے اور کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔''

دیانت پر اعتماد کی بحث تو رہی ایک طرف، کتاب کے سرورق پر جو دعویٰ تھا اور بعد کے ایڈیشنوں میں بھی مسلسل شائع ہوتا رہا کہ یہ کتاب مکمل کارروائی پر مشتمل ہے اور اندر مقدمہ میں خود ہی اپنے دعوے کی مکمل تردید کر دی کہ یہ مکمل کارروائی تو ہے ہی نہیں زبانی یادداشت سے لئے گئے نوٹس پر مشتمل ہے۔ مگر جب کتاب کو پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ایک اور رنگ سامنے آ جاتا ہے۔ اس سارے مواد کو اسی طرح پیش کیا گیا ہے جیسا کہ حرف بحرف صحیح ریکارڈ پیش کیا جاتا ہے اور یہی تاثر دیا گیا ہے کہ جو کارروائی ہوئی تھی وہ حرف بحرف درج کی گئی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ کارروائی کی طوالت کے مقابلہ پر مواد اتنا مختصر ہے کہ یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کو مرتب کرنے والے نے کسی وجہ سے اکثر مواد کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

''قومی اسمبلی کا ریکارڈ اوپن ہو گیا''

جب یہ خبریں شائع ہوئیں کہ اب سپیشل کمیٹی کی کارروائی منظر عام پر آنے والی ہے تو نام نہاد ''تاریخی قومی دستاویز 1974 قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی۔'' کو شائع کرنے والوں میں ایک بے چینی پیدا ہوئی۔ غالباً ان کے دلوں میں یہ خدشات پیدا ہوئے کہ اب اگر حکومت نے یہ کارروائی شائع کر دی تو اس کتاب کی حقیقت کھل جائے گی۔ چنانچہ اس خفت کو مٹانے کے لیے اللہ وسایا نے رسالہ ''ختم نبوت'' 16 تا 22 فروری 2012 میں ایک مضمون ''قومی اسمبلی کا ریکارڈ اوپن ہو گیا'' لکھا اور اس میں اپنی اس کتاب کی نوعیت کے بارے میں لکھا:

''قادیانی جب اسمبلی کی کارروائی کا تذکرہ کرتے تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں ان کے سامنے کیا جاتا تو دم بخود ہو جاتے۔''

ملاحظہ کیجیے پہلے یہ دعویٰ کہ اس کتاب میں مکمل کارروائی ہے پھر یہ کہا کہ یہ اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس طرح پیش کیا گیا جیسے یہ صحیح حرف بحرف کارروائی پیش کی جا رہی ہو۔ پھر سترہ سال بعد جب راز فاش ہونے کا خدشہ لاحق ہوا تو گھبرا کر یہ کہہ دیا یہ خلاصہ یا مفہوم تھا۔ یا آپ جو بھی کہیں اس کتاب میں کچھ نہ کچھ ضرور تھا۔ یہاں یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس کارروائی کے باقاعدہ شائع ہونے سے قبل تو اس کتاب ''تاریخی قومی دستاویز 1974 قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی۔'' کے مرتب کے پاس مکمل ریکارڈ نہیں تھا اس لیے اس نے خلاصہ کچھ نوٹس کی بنا پر شائع کر دیا۔ بس اتنی غلطی ہو گئی کہ یہ خلاف واقعہ دعویٰ سرورق پر پیش کر دیا کہ یہ مکمل کارروائی ہے۔ لیکن جب یہ خبر عام ہوئی کہ یہ کارروائی شائع ہونے والی ہے تو اللہ وسایا صاحب نے ایک مضمون لکھا۔ اس وقت غالباً گھبراہٹ کی وجہ سے ان کے قلم سے کچھ اور حقائق بھی نکل گئے جو کہ اس کتاب ''تاریخی قومی دستاویز۔ 1974 ......'' کے دیباچہ میں بیان کرنے سے گریز کیا گیا۔ چنانچہ اللہ وسایا صاحب جریدہ

جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی سے اس کیس کی پیروی کے لیے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کی پیروی کی درخواست کی۔ پاکستان سے بھاری بھرکم وفد افریقہ کے لیے گیا اس میں پاکستان کے لاء سیکریٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے

ختم نبوت 16 تا 22 /فروری 2012 میں لکھتے ہیں:

''اس دوران رب العزت کے کرم کا معاملہ ہوا کہ جوہانسبرگ میں لاہوری گروپ کی طرف سے ایک کیس دائر ہوا۔ جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی سے اس کیس کی پیروی کے لیے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کی پیروی کیلئے درخواست کی۔ پاکستان سے بھاری بھرکم وفد افریقہ کے لیے گیا۔ اس میں پاکستان کے لاء سیکریٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے۔ چنانچہ چیمہ صاحب کے ذریعہ وفد کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ کارروائی جو آڈیو سے رجسٹروں پر منتقل کی گئی تھی۔ اس کی مکمل کاپی صدر مملکت کے حکم پر فراہم کی گئی۔ اس وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر اور بہت سارے حضرات شریک تھے۔ چنانچہ اس خصوصی کمیٹی کی انتہائی خفیہ کارروائی کی کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان رہنماؤں کو بھی میسر آگئی۔ کتاب فقیر نے مرتب کی تھی۔ وہ بلا مبالغہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب چھپ کر دنیا میں تقسیم ہوئی۔ انگلش بنگلہ وغیرہ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے''

اور بالکل یہی الفاظ حال ہی میں چھپنے والے اداریہ میں بھی درج کیے گئے ہیں (رسالہ ختم نبوت یکم ستمبر 2013)۔ کتاب ''تاریخی قومی دستاویز۔۔۔'' تو 1995 میں شائع ہوئی تھی اور مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بالکل واضح ہے کہ مکمل ریکارڈ اس سے کئی سال قبل جنرل ضیاء صاحب کے دور میں مرتب کے پاس آ چکا تھا۔ جنرل ضیاء صاحب 17/اگست 1988ء کو اس دار فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ اس پس منظر میں یہ سوال قدرتاً اُٹھتا ہے کہ اگر اس کتاب کے مرتب کے پاس مکمل کارروائی کئی سال سے موجود تھی، اس کے باوجود مرتب نے کارروائی کا نام نہاد خلاصہ کیوں شائع کیا اور پھر سرورق پر یہ خلاف واقعہ دعویٰ کیوں درج کیا کہ یہ مکمل کارروائی ہے۔ اب جب کہ یہ کارروائی شائع کی گئی اور اصل حقیقت سامنے آگئی تو مندرجہ ذیل دلچسپ حقائق سامنے آئے۔

1۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب'' قومی تاریخی دستاویز'' میں کارروائی کا 85 فیصد حصہ شائع ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اس کتاب میں جماعت احمدیہ کے وفد سے کیے جانے والے سوالات اوران کے جوابات صرف 224 صفحات پر آ گئے تھے۔ اور جب یہ کارروائی شائع ہوئی تو انہی دنوں کی کارروائی ایسے ہی 1506 صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ جیسا کہ خود مرتب کے اعتراف سے ثابت ہے کہ مکمل کارروائی ان کی تحویل میں تھی۔ سرورق پر یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ مکمل کارروائی ہے اور اندر 85 فیصد کارروائی موجود نہیں تھی۔ آخر ایسا کیوں کیا گیا؟ اس کی ایک ہی وجہ ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ اصل کارروائی پڑھ کر مرتب اوران کے رفقاء کار اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ ان کے مفاد میں یہی ہے کہ مکمل حقیقت سامنے نہ آئے۔

2۔ اس تبصرہ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اللہ وسایا صاحب نے

سپیشل کمیٹی کی جو کارروائی اب شائع کی گئی ہے وہ بھی مکمل کارروائی کی اشاعت نہیں کہلاسکتی۔ جماعتِ احمدیہ کا محضرنامہ اس کارروائی کا حصہ تھا اور دو روز میں اس سپیشل کمیٹی کے سامنے پڑھا گیا تھا۔ وہ اس میں شامل ہی نہیں۔

جو15 فیصد کارروائی شائع کی تھی وہ صحیح تھی۔ زیادہ لمبی چوڑی تحقیق کی ضرورت نہیں صرف سوال و جواب کی کارروائی کے پہلے روز یعنی 5 راگست کی کارروائی کا موازنہ کرلیا جائے تو یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ واضح طور پر تحریف کی گئی ہے۔ کوئی دو تین صفحات بھی ایسے نہیں جو من و عن شائع کیے گئے ہوں۔ ہر تھوڑی دیر بعد اصل عبارت تو غائب ہے ہی بلکہ خود ساختہ اور تحریف شدہ طویل عبارتیں مذکورہ کتاب ''قومی تاریخی دستاویز۔'' میں شائع کی گئی تھیں۔ اس کتاب کو جعل سازی کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔

3۔ اللہ وسایا صاحب نے یہ شکوہ کرنے کی موہوم کوشش کی ہے کہ قادیانیوں نے خوامخواہ بات کا بتنگڑ بنالیا ہے کہ قومی اسمبلی میں غلط حوالے پیش کیے گئے تھے۔ اس کے متعلق ان کی شائع کردہ کتاب اور اب شائع ہونے والی کارروائی کا موازنہ کرکے ہر کوئی آزادانہ رائے قائم کرسکتا ہے۔ قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں جو حوالے دیتے ہوئے کتابوں اور اخبارات کے نام پڑھے گئے تھے اور جن صفحات کا حوالہ دیا گیا تھا وہ اور تھے اور جو اللہ وسایا صاحب کی کتاب میں درج کیے گئے تھے وہ اکثر مقامات پر بالکل مختلف ہیں۔ اور اصل عبارت کا فرق اس کے علاوہ ہے۔ فرض کریں اگر اصل کارروائی کے دوران کسی عبارت کے بعد یہ حوالہ دیا گیا تھا کہ ''براہین احمدیہ جلد پنجم'' صفحہ 10 تو اس کو اسی طرح شائع ہونا چاہیے تاکہ ہر کوئی اس کتاب کو دیکھ کر اس حوالے کے بارے میں اپنی رائے قائم کرسکے۔ شائع کرنے والے کا یہ کام نہیں کہ اس کی جگہ کسی اور کتاب کا نام درج کرے یا صفحہ نمبر تبدیل کرے۔ یا روحانی خزائن کی کسی جلد کا حوالہ دے کر یا اوپر کی عبارت تبدیل کرکے اپنی مرضی کا تاثر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہاں پیش کردہ حوالے درست تھے تو ان کو تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور اگر وہاں پر پیش کیے گئے حوالے غلط تھے تو اس کتاب میں غلط حوالے کیوں پیش کیے گئے؟

4۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ جب 1995 میں اللہ وسایا صاحب نے ایک مختصر کتاب شائع کی تو اس کے سرورق پر یہ دعویٰ پیش کیا کہ یہ مکمل کارروائی ہے۔ اور اب جب کہ قومی اسمبلی کی طرف سے یہ کارروائی شائع کی گئی ہے تو **اپنے اس اداریہ میں اللہ وسایا صاحب نے اس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ یہ مکمل کارروائی شائع ہوئی ہے حالانکہ جن دنوں کی کارروائی ان کی پہلی کتاب میں 224 صفحات پر آئی تھی وہ اب موجودہ اشاعت میں ان جیسے 1506 صفحات پر شائع کی گئی ہے۔ اگر موجودہ اشاعت صحیح ہے تو اللہ وسایا صاحب کی کتاب تحریف شدہ تھی اور مکمل کارروائی نہیں تھی۔ اگر اللہ وسایا صاحب کی کتاب مکمل کارروائی پر مشتمل تھی تو موجودہ اشاعت جعلی ہے۔ دونوں ایک وقت میں صحیح نہیں ہو سکتے۔**

5۔ **سپیشل کمیٹی کی جو کارروائی اب شائع کی گئی ہے وہ بھی مکمل کارروائی کی اشاعت نہیں کہلاسکتی۔ جماعتِ احمدیہ کا محضرنامہ اس کارروائی کا حصہ تھا اور دو روز میں اس سپیشل کمیٹی کے سامنے پڑھا گیا تھا۔ وہ اس میں شامل ہی نہیں۔ اس طرح اس اشاعت میں جماعتِ احمدیہ کا اصل موقف**

شامل نہیں کیا گیا۔ ایسا کیوں کیا گیا؟ مکمل اشاعت سے گریز کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ہم اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

6۔البتہ ایک الجھن قارئین کے ذہن میں ضرور پیدا ہوئی ہوگی۔ کہ 1988 سے بھی کئی سال قبل اس کارروائی کی کاپی اس کتاب ''قومی تاریخی دستاویز۔'' کے مرتب کے پاس موجود تھی اور وہ اپنے مضمون میں خود اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھ رہے ہیں کہ اس کے نوٹس تو ان کے پاس 1974 سے ہی موجود تھے۔ اگر انہوں نے نام نہاد کارروائی تحریف کر کے شائع کرنی تھی تو یہ کام پہلے ہی کیوں نہ کر لیا۔ جب کہ اس دوران کئی مرتبہ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ یہ کارروائی منظر عام پر آنی چاہیے۔ لیکن اس کتاب کے مرتب اور ان کے رفقاء بالکل خاموش رہے۔ اور پھر جنوری 1995 میں اس کتاب کو کیوں شائع کیا گیا؟ حالانکہ وہ یہ کام پہلے بھی کر سکتے تھے۔ اس کا ایک ممکنہ جواب ان کے حال ہی میں شائع ہونے والے مضمون میں موجود ہے کہ:

''ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا کہ قادیانی آئینی بل کا خفیہ آڈیو ریکارڈ بینظیر دور 1993 میں جل گیا تھا۔''

معلوم ہوتا ہے کہ 1993 میں ان کو یہ اطلاع ملی تھی کہ قومی اسمبلی کی عمارت میں آگ لگنے سے ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے۔ اور ان کو یہ یقین ہو گیا کہ اس آتشزدگی میں اب آڈیو اور تحریری ریکارڈ دونوں ضائع ہو چکے ہیں۔ اور اگر تحریری ریکارڈ بچ بھی گیا تو یہ وہ مسودہ ہے جس کی نام نہاد تصحیح مولوی ظفر انصاری صاحب نے کی تھی۔ اس پر انہوں نے ایک کتاب مرتب کرنے کا فیصلہ کیا، جس کی حقیقت کے بارے میں پہلے ہی عرض کیا جا چکا ہے۔ نام نہاد مکمل کارروائی لکھنے میں اور اس کی طباعت میں کچھ عرصہ تو لگنا تھا۔ چنانچہ ان مراحل سے گزر کر یہ کتاب جنوری 1995 شائع ہوئی تھی جب یہ خبریں منظر عام پر آئیں کہ کارروائی شائع ہونے والی ہے تو عجلت میں یہ دعویٰ شائع کیا گیا اس کتاب میں کارروائی کا مفہوم بیان کیا گیا تھا۔

مضمون نگار نے یہ بات بہت زور دے کر لکھی ہے کہ قادیانیوں نے تو اسے شائع کرنا نہیں تھا اور انہیں باوجود سر توڑ کوشش کے اس کی کاپی نہیں مل رہی تھی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مدت ہوئی جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ کارروائی انٹرنیٹ پر مہیا کر دی گئی تھی تا کہ ہر ایک ملاحظہ کر سکے۔ (اسے www.proceedings1974.org پر دیکھا جا سکتا ہے) اس اداریہ میں اللہ وسایا صاحب نے کافی بدکلامی کے ساتھ یہ الزام لگایا ہے کہ اصل میں یہ ہوا تھا کہ قومی اسمبلی میں امام جماعت احمدیہ نے اٹارنی جنرل صاحب کو حوالے پڑھنے نہیں دیئے تھے اور حوالوں کے صفحات کے نمبر پر ہی اتنی غیر متعلقہ بحث اُٹھا دی جاتی تھی کہ اٹارنی جنرل صاحب کو حوالہ پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے خاص طور پر یہ مثال پیش کی ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے سیرت الابدال کے صفحہ 193 کا نام ہی لیا تھا کہ قادیانیوں نے شور مچا دیا کہ اس کتاب کے تو صرف 16 صفحات ہیں۔ غلط حوالہ پڑھ کر احمدیت کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اٹارنی جنرل صاحب حوالہ نہیں پڑھ سکے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی خطرناک چکر بازی تھی اور ممبران قومی اسمبلی کو ان سے پہلی مرتبہ پالا پڑا تھا۔ اس لیے یہ مسئلہ ہوا۔ اس کے بعد وہ یہ

دعویٰ پیش کرتے ہیں کہ اصل میں جو حوالوں کے صفحہ نمبر پڑھے جارہے تھے وہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مجموعہ ''روحانی خزائن'' کے پڑھے جارہے تھے۔

یہ دعویٰ بالکل ہی بے بنیاد ہے کیونکہ اس کارروائی کی صدارت تو سپیکر قومی اسمبلی کررہے تھے۔ اگر اٹارنی جنرل اتنے ہی بے بس ہو چکے تھے کہ انہیں حوالے پیش کرنے سے بھی روکا جارہا تھا تو وہ سپیکر صاحب کو اس کی نشاندہی کر سکتے تھے۔ لیکن نہ ایسا کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا تھا۔ جہاں تک اس حوالے کا تعلق ہے تو ہم اصل حقائق پیش کر دیتے ہیں جن سے صورتِ حال بالکل واضح ہو جائے گی۔

اب جو کارروائی شائع ہوئی ہے اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سوالات کرنے والوں کے پیش کردہ حوالے مسلسل غلط نکل رہے تھے۔ اور اس کی وجہ سے کارروائی کے تیسرے روز یعنی 7؍اگست کو ہی یہ صورتِ حال پیدا ہو چکی تھی کہ خود سپیکر صاحب کو متنبہ کرنا پڑا کہ اب یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے اور کم از کم درست حوالے پیش ہونے ضروری ہیں۔ اس وقت جماعت کا وفد ابھی ہال میں نہیں آیا تھا سپیکر صاحب نے کہا کہ یہ وفد 6 بجے آجائے گا۔ ہمیں ان کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہیے۔ کارروائی کی موجودہ اشاعت کے صفحہ 425 سے سپیکر صاحب کے معین الفاظ درج کر دیئے جاتے ہیں۔

اس سے کچھ ہی دیر قبل اٹارنی جنرل صاحب نے سیرۃ الابدال کے صفحہ 193 کا حوالہ دیا تھا لیکن اس کارروائی کا صفحہ 411 پڑھ کر دیکھ لیں ابھی نہ انہوں نے کوئی عبارت پڑھنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی اما جماعت احمدیہ نے انہیں اس حوالے پر کوئی اعتراض کر کے روکا تھا بلکہ سپیکر صاحب نے ایک اور ممبر بھٹی صاحب کو کہا تھا کہ وہ یہ حوالہ نکال کر جماعتِ احمدیہ کے وفد کے سامنے رکھیں لیکن جیسا کہ بعد کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکے تھے اور وہ یہ حوالہ نکالتے بھی کس طرح۔ یہ کتاب تو کل 16 صفحات کی ہے اور یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد 20 میں موجود ہے اس جلد میں بھی یہ کتاب صفحہ 144 پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جعلی حوالہ پڑھنے کی کوشش کی گئی لیکن جب سپیکر صاحب نے کہا کہ کتاب سے حوالہ نکال کر یہ حوالہ جماعتِ احمدیہ کے وفد کے سامنے رکھا جائے تو اس کا ارادہ ترک کر دیا گیا۔

اس کے بعد کئی روز گذر گئے اور اٹارنی جنرل صاحب نے یہ خودساختہ حوالہ پڑھنے کی کوشش نہیں کی حتی کہ 20؍اگست کی کارروائی کے دوران خود امام جماعت احمدیہ نے ان کو توجہ دلائی کہ وہ سیرۃ الابدال کے صفحہ 193 سے کوئی اعتراض پیش کرنا چاہتے تھے جو کہ نوٹ نہیں کیا جا سکا۔ اور پھر اس کارروائی کی موجودہ اشاعت کے صفحہ نمبر 879 کے مطابق حضور نے فرمایا:

''......وہ عبارت اگر پڑھ دی جائے صفحہ کی تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ میں اس کے بغیر جواب دے دیتا ہوں۔''

ملاحظہ کیجئے کہ بجائے حوالہ پڑھنے کے

اٹارنی جنرل صاحب نے کیا کہا۔اس کارروائی کے صفحہ نمبر 880 کے مطابق انہوں نے یہ کہہ کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی کہ

''آپ اگلے سوال کا جواب دے دیں۔''

اس پر مذکورہ اشاعت کے مطابق امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ نہیں میں اسی کا جواب دے دیتا ہوں۔اس کتاب کے کل 16 صفحات ہیں۔ان سولہ صفحوں میں وہ کون سا صفحہ تلاش کیا گیا ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے۔اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے شرمندگی سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی اور volume کا ہوگا۔(یعنی روحانی خزائن کا صفحہ نمبر ہوگا۔)اس پر حضور نے نشاندہی فرمائی کہ جو کتابیں اکٹھی چھپی ہیں اس کی جلد کے بھی صفحہ نمبر 144 پر یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے۔اس پر اٹارنی جنرل صاحب بمشکل یہی کہہ پائے: **''نہیں ہے بالکل''**

اس دوران جب یہ صورتِ حال پیدا ہوئی تو سپیکر صاحب کرسی صدارت چھوڑ کر باہر چلے گئے۔

(ملاحظہ کیجئے صفحہ 880)

قارئین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا اللہ وسایا صاحب کا یہ دعویٰ درست ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب سیرت الابدال کا حوالہ پڑھنا چاہتے تھے لیکن قادیانیوں نے انہیں یہ حوالہ پڑھنے نہیں دیا۔حقیقت یہ ہے 7 راگست کو سپیکر صاحب نے انہیں کہا کہ وہ یہ حوالہ جماعتِ احمدیہ کے وفد کے سامنے رکھیں۔وہ ایسا نہیں کر سکے۔پھر امام جماعتِ احمدیہ 20 راگست کو انہیں توجہ دلائی کہ وہ جو حوالہ پڑھنا چاہتے تھے وہ پڑھیں لیکن انہوں شرمندگی سے صرف یہی کہا کہ آپ کسی اور سوال کا جواب دے دیں۔ہم نے صرف ایک مثال پیش کی ہے ورنہ ایسی صورتِ حال ہر روز کی کارروائی میں کئی مرتبہ پیش آتی تھی۔

یہ حقیقت ہے جسے اللہ وسایا صاحب نے قادیانیوں کی عیاری، دجل، چالبازی اور خدا جانے کیا کچھ کہا ہے۔ہم نے صفحہ نمبر درج کر کے حقائق درج کر دیئے ہیں۔قارئین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اللہ وسایا صاحب کا یہ واویلا کس حد تک درست ہے کہ قادیانیوں نے شور مچا کر اٹارنی جنرل صاحب کو ضروری حوالے نہیں پڑھنے دیئے تھے اور اس طرح صحیح حقائق سامنے نہیں آئے۔ع

نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

حسد بڑا خطرناک مرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''حسد بڑا خطرناک مرض ہے اس سے بچو۔اللہ تعالیٰ کے علیم و حکیم ہونے پر ایمان ہو تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔دیکھو ململ کا کپڑا ہے۔کوئی اسے سر پر باندھتا ہے۔کوئی اس کا قمیص بناتا ہے۔کوئی زخموں کے لئے پٹی۔سب جگہ وہ کام دیتا ہے اور سبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے۔اسی طرح اگر انسان سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے عجائباتِ قدرت سے جو کام ہو رہے ہیں وہ بلا ضرورت و حکمت کے نہیں تو معترض کیوں ہو؟''

(اخبار بدر قادیان 11 فروری 1909ء صفحہ 2)

جامعہ احمدیہ گھانا انٹرنیشنل

(مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا)

گھانا کا سینٹرل ریجن ملک کا خوبصورت ساحلی علاقہ ہے، جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1921ء میں احمدیت کا ابتدائی پیغام یہیں سے نہ صرف گھانا بلکہ دیگر افریقی ممالک تک بھی پہنچا۔ اسی مرکزی ریجن کے ایک شہر منکسم (Mankessim) میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا گیا ہے، جس کا افتتاح 26 راگست 2012ء بروز اتوار کیا گیا افتتاحی تقریب میں شمولیت کیلئے ملک بھر سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد تشریف لائی ،جبکہ غیر از جماعت معززین اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے، ٹیلی وژن اور اخبارات نے بھی اس تقریب کی کوریج کی۔ اس افتتاح کیلئے امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا بابرکت پیغام بھی ارسال فرمایا جس میں آپ نے فرمایا:

''مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گھانا میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ الحمدللہ۔ اس بہت بڑی نعمت کے عطا ہونے پر ہمیں اللہ کا بہت شکر گزار ہونا چاہئے۔ جامعہ کے قیام کا بنیادی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

''مدرسہ کی سلسلہ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جاوے کہ یہ مدرسہ اشاعت (دین) کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کر خدمت دین کو اختیار کریں ......۔ اور وہ (دین) کی خوبیوں اور کمالات کو پر زور اور پر شوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔''

(الحکم 10 رفروری 1906ء)

......پس اس جامعہ کا قیام جماعت کی ان کوششوں کا ایک حصہ ہے جو وہ مختلف ممالک میں جامعات کے قیام کے لئے

کررہی ہے۔اللہ نے ہمیں یہ نادر موقع عطا فرمایا ہے کہ گھانا میں ایک جامعہ انٹرنیشنل کا آغاز ہوا ہے۔جو تمام افریقن ممالک سے آنے والے طلباء کے لئے ہوگا کہ وہ آئیں اور دینی تعلیم حاصل کریں۔یہ علم وہ مبارک روشنی ہے جو آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں اس روشنی سے دوبارہ منور کیا ہے اور ہمیں وہ مکمل روحانی علم عطا فرمایا ہے جسے ہم نے دنیا کے ہر کونے میں پھیلانا ہے۔

جامعہ کی وسعت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی ایک بیٹی نے رویاء میں دیکھا تھا کہ ایک جہاز ہوا میں اڑ رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعود جہاز میں بیٹھے ہیں اور وہ ان کے ساتھ بیٹھی ہیں، جہاز ہوا میں اڑتا چلا جارہا ہے اور اس کے نیچے جامعہ کی عمارت بھی چلتی چلی جارہی ہے اور ختم نہیں ہوتی۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن جامعات ساری دنیا میں پھیل جائینگے......آپ میں سے جو طلباء اس جامعہ میں داخل ہونے کا اعزاز پارہے ہیں وہ انتہائی خوش نصیب ہیں۔میری آپکو نصیحت یہ ہے کہ آپ اپنا دینی علم بڑھائیں اور اس کے لئے اپنی ساری توجہ اپنی تعلیم پر مرکوز رکھیں۔جو بھی علم آپکو دیا جائے اسے یاد رکھیں اور اسے مکمل سمجھنے کی کوشش کریں نہ صرف امتحان پاس کرنے کیلئے بلکہ آپ جو بھی علم حاصل کریں وہ آپکی روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے اور مزید پھیلتا چلا جائے۔

سب سے قیمتی علم قرآن کا علم ہے۔اسلئے آپ کو قرآن کا صحیح ترجمہ سیکھنا چاہئے تفسیر پڑھیں اور قرآنی آیات پر غور کرنا اپنا روزمرہ کا معمول بنالیں۔اسکے لئے پہلے دن سے آپکی توجہ قرآن پر مبذول ہونی چاہیے۔کیونکہ قرآن کے بغیر آپ ترقی نہیں کرسکتے۔پھر آپ کو حدیث میں بھی مہارت پیدا کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اپنے اندر حدیث اور قرآن کی عظیم الشان تفسیر لئے ہوئے ہیں۔اس لئے آپؑ کی کتب کا مکمل اور سمجھ کر مطالعہ آپکا واحد مقصد ہونا چاہئے تاکہ آپ قرآن میں موجود خوبصورت تعلیم سے روشناس ہوسکیں۔اس کے علاوہ آپکے ذہن میں کوئی اور مقصد نہیں ہونا چاہئے۔

آپکو خصوصی توجہ اپنے اخلاق پر دینی چاہئے تاکہ آپ مسلسل اپنی اخلاقی حالتوں میں ترقی کرسکیں۔آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ خود کو غیر ضروری دنیاوی معاملات سے بچائیں تاکہ جب آپ میدان عمل میں جائیں تو ایسا معلوم ہو کہ آپ ابھی بھرپور توانائی کے ساتھ اللہ کی طرف سے آئے ہیں تاکہ س کے دین کو دنیا میں پھیلا سکیں۔

......آپ کو یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے اور اللہ کے حضور جھکنا چاہئے۔(مربیان) مذہبی امور میں ایک نمونہ ہوتے ہیں اور آپکا کام تربیت کرنا اور دوسروں کی اصلاح کرنا ہے۔اسلئے جب تک آپ میں تقویٰ گہرائی تک سرایت نہیں کرے گا آپ دوسروں کی ہدایت اور راہنمائی، ہدایت کی راہوں کی طرف نہیں کرسکتے۔اس لئے آپ کے ہر عمل میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہئے کیونکہ یہ آپ کے تقویٰ کا نمونہ ہی ہے جو لوگوں میں ایک مثبت پاک تبدیلی پیدا کرے گا۔

......یہ بھی یاد رکھیں کہ بطور (مربی) آپ کو خود انحصاری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور اپنے وسائل میں گزارہ کرنا سیکھنا چاہئے۔آپ کو ہر وقت اللہ سے مدد اور ہدایت مانگنی چاہیے۔

یہ میری دعا ہے کہ اللہ اس نئے جامعہ پر اور اسکے سٹاف اور طلباء پر اپنا فضل کرے اور یہ جامعہ سینکڑوں ہزاروں صالح

اور باہمت (مربیان) پیدا کرنے والا ہو جن کی بے لوث خدمات اور کوششیں (دین حق) اور احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا باعث بن جائیں۔اللہ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔"

وہ لمحہ گھانا کیلئے کتنا روح پرور تھا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ UK 8 ستمبر 2012ء کے اپنے خطاب میں جامعہ احمدیہ گھانا کے قیام کا اعلان فرمایا۔کہ:

"جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔انشاءاللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کرینگے۔پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو کے 8 ستمبر 2012)

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تین اپریل 1987ء کو وقف نو کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس امر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ کثرت کے ساتھ آنے والے ان نئے واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے نئی عمارات اور وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی۔چنانچہ 2002ء میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے نام سے ایک وسیع کمپلیکس تعمیر کیا گیا۔بعدازاں جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں بھی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا۔

جامعہ کی وسعت کی جانب یہ قدم ایسا مبارک اور مقبول ٹھہرا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں یہ نور اور یہ روشنی ملکوں ملک پھیلنا شروع ہو گیا۔توسیع کے اس سلسلہ کی ایک بہت بڑی سعادت اس وقت براعظم افریقہ کے حصہ میں آئی جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کے لئے افریقہ کا انتخاب فرمایا۔یہ ایک بہت بڑی سعادت بھی تھی لیکن اپنی ذات میں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی جو مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا کا مقدر بنی۔اور گھانا کے سینٹرل ریجن کے ایک قصبے منکسم میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔مکرم امیر صاحب گھانا مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب آدم کی زیرنگرانی مختلف احباب نے اس منصوبے کیلئے مناسب مقام کا انتخاب کیا اور ستمبر 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے یہاں کام کا آغاز کیا اور گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس ادارے کو ابتدائی ضروریات کیلئے مکمل کر دیا۔جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کیلئے 152 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا ہے جامعہ کی بیت ابھی زیرتعمیر ہے جس میں تعمیر کے بعد پانچ سو افراد نماز ادا کر سکیں گے۔

جامعہ کا ایک چوتھائی رقبہ بھی آباد کیا گیا ہے جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تعمیراتی کام ابھی جاری ہیں اور انشاءاللہ آئندہ چند سالوں میں حضور انور کی توجہ اور شفقت کی بدولت یہ ادارہ دنیا کے جامعات میں ایک نمایاں مقام اور مرتبہ حاصل کر لے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے تمام اساتذہ کرام و طلباء و کارکنان کو نظام خلافت و جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق نصیب کرے۔اللہ تعالیٰ اس ادارے کا قیام بہت مبارک فرمائے۔آمین۔

طب وصحت

شہد اور دار چینی کے طبی فوائد

فیہ شفاء للناس

(مرسلہ مکرم نصیر الدین خان صاحب)

نوٹ: کسی بھی دوا کو استعمال کرنے سے قبل طبی ماہرین سے مشورہ کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔شہد اور دارچینی اگرچہ دونوں اشیاء انسانی صحت کیلئے بہت مفید ہیں تاہم کسی بھی مریض کو طبی مشورہ کئے بغیر انہیں استعمال کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے۔مدیر۔

شہد کے بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔'' (النحل:69)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ جو شخص ہر ماہ تین دن صبح کے وقت شہد چاٹے گا وہ کسی بڑی بیماری سے بچا رہے گا۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب العسل حدیث نمبر 3576)

اس امر کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ شہد اور دار چینی (پاؤڈر) بہت سی بیماریوں کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔شہد دنیا کے تقریباً ہر ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے کے طبی محققین بھی اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ شہد بہت سی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔شہد کو اکثر مرضوں میں بغیر کسی Side Effect کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔آج کے دور کے ماہرین طب اس بات پہ متفق ہیں کہ شہد اگرچہ اپنے اندر مٹھاس رکھتا ہے۔لیکن اگر اسے بطور دوا مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے تو یہ ذیابیطس کے لیے بھی فائدہ مند ہے

شہد اور دار چینی کا آمیزہ بنا لیں اس آمیزے کو جام یا جیلی کی جگہ سلائس پر لگا لیں اور اسے ناشتہ میں بلاناغہ استعمال کریں۔اس کا استعمال شریانوں سے کولیسٹرول کی مقدار کو کم کرنے میں معاون ہے اور مریض کو دل کے دورے سے محفوظ رکھتا ہے۔وہ لوگ بھی جنہیں دل کا دورہ پڑ چکا ہو اگر وہ متواتر استعمال کریں تو دوسرے اٹیک سے محفوظ رہ سکیں گے۔اس آمیزے کا لگاتار استعمال، سانس کی تنگی دور کرتا ہے اور دل کی دھڑکن کو تقویت دیتا ہے۔

طبی تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جوں جوں عمر بڑھتی ہے شریانیں اور دل کی نالیاں سخت ہوتی جاتی ہیں

اور ان میں تنگی پیدا ہونے لگتی ہے۔درج بالا نسخہ سے یہ تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں۔

ہڈیوں کا بھربھرا پن (Arthritis)

اس کے مریض روزانہ دو دفعہ شہد اور دارچینی کا استعمال کرسکتے ہیں۔ایک کپ گرم پانی لیں اور اس میں دو چمچ شہد اور چھوٹا چائے کا ایک چمچ دارچینی پاؤڈر حل کرلیں۔اگر اس کا لگاتار استعمال جاری رکھا جائے تو پرانے سے پرانے مریض بھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔

کوپن ہیگن یونیورسٹی میں کی گئی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹروں نے صرف ایک چمچ شہد اور آدھے چائے کے چمچ کے برابر دارچینی ایک کپ نیم گرم پانی میں ناشتہ سے پہلے استعمال کروائی تو ہفتہ کے اندر اندر دو سو مریضوں میں سے 73 مریض درد سے مکمل آرام پا گئے اور ایک مہینے کے اندر سارے مریض شفایاب ہو گئے اور جو اشخاص چلنے پھرنے سے قاصر تھے وہ بھی بغیر تکلیف کے چلنے پھرنے لگے۔

مثانہ کا انفیکشن (BladderInfection)

دو کھانے کے چمچے دارچینی پاؤڈر اور ایک چائے کے چمچ کے برابر شہد کو نیم گرم پانی میں حل کر کے پی لیں۔یہ مثانے میں موجود مضر جراثیم کو تلف کرنے میں مدد ہے۔

دانت درد (Toothache)

ایک چائے کے چمچ برابر دارچینی پاؤڈر کو پانچ چائے کے چمچ برابر شہد میں ملا کر پیسٹ بنا لیں اور اس پیسٹ کو درد والے دانت یا دانتوں پر اس وقت تک ملتے رہیں جب تک درد کا آرام نہ آجائے۔یہ پیسٹ دن میں تین بار تک استعمال کیا سکتا ہے۔

کولیسٹرول (Cholesterol)

کولیسٹرول کے لیے دو کھانے کے چمچ شہد اور تین چائے کے چمچ دارچینی کے لے کر 16 اونس قہوہ یا چائے میں حل کر کے ہائی کولیسٹرول کے مریض کو پلایا گیا تو دو گھنٹے کے اندر اس کا بلڈ کولیسٹرول دس فی صد تک کم ہو گیا۔اگر یہ نسخہ دن میں تین بار استعمال کریں تو پرانا اور خطرناک حد تک بڑھا ہوا کولیسٹرول بھی نارمل ہو جاتا ہے۔ایک تحقیق کے مطابق اگر روزمرہ خوراک کے ساتھ خالص شہد استعمال کیا جائے تو کولیسٹرول کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔

نزلہ زکام (Cold)

جن لوگوں کو عام یا شدید قسم کا نزلہ، زکام ہو وہ کھانے کے ایک چمچ برابر نیم گرم شہد میں چوتھائی چمچ دارچینی کا پاؤڈر ڈال کر دن میں تین بار استعمال کریں۔اس سے پرانی کھانسی اور نزلہ زکام کے علاوہ ناک کی بندش (Sinuses) بھی دور ہو جاتی ہے۔

معدہ کی خرابی (UpsetStomach)

شہد اور دارچینی کا استعمال معدے کے درد اور السر وغیرہ کو ختم کر دیتا ہے۔انڈیا اور جاپان میں کیے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر شہد اور دارچینی پاؤڈر استعمال میں لایا جائے تو معدے کی گیسز خارج ہو جاتی ہیں۔

جاپان اور آسٹریلیا میں ہونے والی تازہ تحقیق کے مطابق معدہ کا پرانا کینسر اور ہڈیوں کا کینسر کامیابی سے کنٹرول کیا گیا ہے۔اس طرح کی بیماری میں مبتلا اشخاص کو روزانہ ایک چائے کا چمچ دارچینی پاؤڈر اور ایک کھانے کا چمچ شہد

میں ملا کر دن میں تین دفعہ ایک ماہ تک لگا تار استعمال کرنا چاہیے۔

مدافعتی نظام (Immune System)

شہد اور دار چینی کا روزانہ استعمال مدافعتی نظام کو طاقتور بنا دیتا ہے۔انسان بیکٹیریا اور وائرل انفیکشن سے محفوظ رہتا ہے۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا کہ شہد میں مختلف وٹامن اور آئرن (لوہا) ایک بڑی مقدار میں موجود ہے اور اس کا لگا تار استعمال خون کے سفید ذرات کو تقویت دے کر بیکٹیریا اور وائرل انفیکشن کے حملہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

بدہضمی (Indigestion)

کھانے کے دو چمچ شہد پر دار چینی پاؤڈر چھڑک کر کھانے سے پہلے استعمال کرنے سے معدے کی تیزابیت، بدہضمی اور پیٹ کے بھاری پن سے نجات ملتی ہے اور ہر قسم کا کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔اسپین کے ایک سائنسدان نے ثابت کیا کہ شہد میں ایسی تاثیر ہے جو انفلوئنزا کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے اور انسان فلو سے محفوظ رہتا ہے۔

دیرپا اور خوش وخرم زندگی (Longevity)

شہد اور دار چینی سے بنائی گئی چائے اگر لگا تار استعمال کی جائے تو اس سے بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔چار چمچ شہد لیں، ایک چمچ دار چینی کا پاؤڈر اور تین کپ پانی تینوں کو ابال لیں کہ چائے کی شکل بن جائے۔ایک چوتھائی کپ یہ چائے دن میں تین بار استعمال کریں اس سے آپ کی جلد تر و تازہ رہے گی اور بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات ظاہر نہیں ہوں گے۔ اس سے زندگی کا دورانیہ بھی بڑھنے کی امید ہے اور یہ اتنی طاقتور ہے کہ اس سے ایک عمر رسیدہ نوجوان کی طرح چاک و چوبند ہو جائیگا۔روزانہ ناشتہ سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اور رات کو سونے سے پہلے شہد اور دار چینی پاؤڈر کا ایک کپ ابلے ہوئے پانی میں استعمال کریں۔اس کے لگا تار استعمال سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ اس کا لگا تار استعمال جسم میں چربی کو اکٹھا ہونے سے روکتا ہے اگرچہ کوئی شخص زیادہ کولیسٹرول والی خوراک استعمال کر رہا ہو۔

نقاہت، کمزوری اور تھکاوٹ (Fatigue)

تازہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ شہد کا میٹھا نقصان کی بجائے جسم کے لیے مفید ہے خصوصاً بڑی عمر کے لوگ جنہوں نے شہد اور دار چینی پاؤڈر ہم وزن استعمال کیا وہ زیادہ چاک و چوبند نظر آئے۔ کھانے کا آدھا چمچ شہد ایک گلاس پانی میں حل کر کے اوپر دار چینی کے پاؤڈر کا چھڑکاؤ کر کے اگر دانت صاف کرنے کے بعد خالی پیٹ اور پھر سہ پہر تین بجے تک استعمال کیا جائے تو ان اوقات میں پیدا ہونے والی مدافعاتی کمی کو کم کر کے قوت مدافعت کو ایک ہفتہ کے اندر اندر بحال کر دیتا ہے۔

(ماخوذ از پیام تو حید نئی دہلی نومبر 2012)

ضروری اعلان

اطلاعاً تحریر ہے کہ جن انصار بھائیوں کا چندہ رسالہ انصاراللہ ختم ہے ان سے درخواست ہے کہ سال ختم ہونے میں صرف 2 ماہ باقی ہیں براہ کرم اپنے چندہ کی فوری ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

اخبارِ مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس، میٹنگز و اجلاسات

10راگست نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے ضلعی عہدیداران و زعماء اعلیٰ کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی میٹنگ ہوئی جس میں مکرم صدر صاحب نے ہدایات و نصائح کیں۔حاضری عہدیداران 17 رہی۔

11راگست نظامت انصاراللہ ضلع پشاور ضلعی عہدیداران ضلع و ناظمین اضلاع و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس نے ہدایات دیں۔حاضری انصار 28 رہی۔

13راگست نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے احباب جماعت کو تربیتی امور سے متعلق وعظ و نصائح فرمائیں۔حاضری 64 رہی۔

14راگست نظامت انصاراللہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے عہدیداران ضلع و زعماء و مقامی مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے شعبہ وار کام کرنے سے متعلق ہدایات دیں اور راہنمائی کی۔تعداد شامل عہدیداران 27 رہی۔

17راگست نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم محمد محمود طاہر صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے احباب جماعت کو تربیتی موضوعات پر واقعاتی رنگ میں نصائح کیں۔اور ہدایات سے نوازا۔حاضری 92 رہی۔

18رنظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت شامل ہوئے اور عہدیداران کو شعبہ وار کام کرنے سے متعلق ہدایات دیں حاضری 49 رہی۔

18راگست نظامت انصاراللہ ضلع جہلم کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس محترم امیر صاحب ضلع کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر نے شرکت کی اور ہدایات و راہنمائی سے نوازا حاضری 38 رہی۔

18راگست نظامت انصاراللہ ضلع گجرات کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی۔مکرم قائد صاحب نے جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔حاضری 65 رہی

18راگست نظامت انصاراللہ ضلع فیصل آباد کے ضلعی عہدیداران، زعماء اعلیٰ و نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کی۔ ہدایات دیں اور راہنمائی فرمائی۔حاضری عہدیداران 32 رہی۔

22راگست نظامت انصاراللہ ضلع ننکانہ صاحب کی ضلعی عاملہ و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس بمقام بیت الذکر چک 45 مرڑھ میں زیر صدارت مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ منعقد ہوا۔اور شعبہ جات سے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم انصاراللہ ضلع ننکانہ صاحب نے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ کل حاضری 36 رہی۔

3ستمبر مجلس رحیم یار خان شہر و ضلع کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان شامل ہوئے اور شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔حاضری 22 تھی۔

5ستمبر مجلس انصاراللہ نصرت آباد فارم میرپورخاص میں تربیتی اجلاس زیر

صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ہوا۔شامل ہونے والے انصار و خدام کی حاضری 52 رہی۔

5؍ستمبر مجلس انصاراللہ تھرپارکر میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے انصار، خدام اور اطفال کو نصائح کیں حاضری 70 رہی۔اس کے علاوہ مجلس عاملہ وممبران ضلعی عاملہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔حاضری 16 رہی۔

6؍ستمبر مجلس انصاراللہ نگرپارکر میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم قائمقام صدر مجلس نے انصار، خدام اور اطفال کی تربیت کے حوالے سے ہدایات و نصائح کیں۔حاضری 90 رہی۔

6؍ستمبر مجلس انصاراللہ پھول پورہ نگرپارکر میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر اجلاس ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے آنحضرتؐ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف واقعات بیان کیے۔حاضری 38 رہی۔

7؍ستمبر مجلس انصاراللہ کنری عمرکوٹ کے زعماء مجالس و زعامت علیاء کا اجلاس زیر صدارت مکرم قائمقام صدر مجلس منعقد ہوا۔حاضری 53 رہی۔

7؍ستمبر مجلس انصاراللہ دارالرحمت عمرکوٹ میں زیر صدارت مکرم قائمقام صدر مجلس جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔جس میں حاضری 130 رہی۔

8؍ستمبر نظامت انصاراللہ ضلع میرپورخاص عہدیداران ضلعی و علاقائی عاملہ کی مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حاضری 24 رہی۔

8؍ستمبر مجلس انصاراللہ نواز آباد فارم میں قائم ہونے والی لائبریری کی افتتاحی تقریب میں مکرم قائمقام صدر مجلس نے مرکز سے شمولیت کی۔ حاضری 54 تھی۔

9؍ستمبر نظامت انصاراللہ ضلع حیدرآباد کے عہدیداران شہر، زعماء مجالس اور ضلعی عہدیداران کے ساتھ مکرم قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی میٹنگ ہوئی جس میں آپ نے شعبہ جات کے بارہ میں ضروری امور کی راہنمائی فرمائی۔حاضری 28 رہی۔

10؍ستمبر مجلس انصاراللہ عزیز آباد کراچی کے عہدیداران، 6 زعامت ہائے علیاء کی مکرم قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں آپ نے ہدایات دیں۔حاضری 54 رہی۔

11؍ستمبر بیت الرحمٰن کراچی کے عہدیداران و 7 زعامت ہائے علیاء کے عہدیداران مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں آپ نے شعبہ جات کا جائزہ لے کر راہنمائی فرمائی۔حاضری 52 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ جون جولائی میں مجلس انصاراللہ ملتان غربی نے غریب بچیوں کے جہیز کیلئے 25000 روپے کے پارچہ جات و برتن تقسیم کیے ، مستحقین میں 45 نئے سوٹ زنانہ ومردانہ مالیتی 19000 روپے اور پانچ گھرانوں کو 5000 روپے مالیت کا راشن دیا اس کے علاوہ غرباء میں کھانا تقسیم کیا جس پر 28000 روپے خرچ ہوئے۔

اگست میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مستحقین کیلئے 54 عدد سوٹ مرکزی شعبہ ایثار میں جمع کروائے۔

اگست نظامت انصاراللہ علاقہ لاہور نے مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے 10000 روپے اور غریب خاندانوں کیلئے عید کے موقع پر مالیت کے تحائف تقسیم کیے۔

اگست مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے مسلم آباد اور مناواں میں میڈیکل کیمپ لگایا۔137 مریضوں کا علاج کیا گیا کیمپ کے علاوہ بھی 49 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

اگست میں مجلس انصاراللہ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام 12 حلقہ جات نے 14 مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 15 ڈاکٹرز اور 10 ڈسپنسرز نے خدمت کی توفیق پائی۔969 مریضوں کا علاج کیا جبکہ کیمپس کے علاوہ 789 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

اگست میں مجلس انصاراللہ لانڈھی کراچی کے زیر اہتمام 80 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

اگست میں نظامت انصاراللہ ضلع لیہ کی مختلف ڈسپنسریز اور کلینکس میں 300 مریضوں کا علاج کیا گیا، مستحقین میں 6 جوڑے کپڑے، ایک بوری گندم اور 3000 روپے نقد تقسیم کیے جبکہ 30000 روپے مد تنصیب نلکا میں جمع کروائے۔

اگست میں مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے رمضان المبارک میں

عید کے موقع پر غرباء و مستحقین میں 18 عدد عید گفٹس مالیتی 18000 روپے، 42 افراد میں 18100 روپے نقد رقم، 8 سوٹ مالیتی 4400 روپے اور 10 غریب گھرانوں میں 2500 روپے کی مٹھائی تقسیم کی گئی

اگست میں نظامت ضلع انصاراللہ منڈی بہاؤالدین نے 24247 روپے مالیت کا راشن 12 مجالس کے 35 گھرانوں میں تقسیم کیا، 7500 روپے نقد رقم اور ان سلے کپڑے مالیتی 7400 روپے مستحقین میں تقسیم کیے۔

اگست میں مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی نے 6 مستحقین میں کپڑوں کے جوڑے تقسیم کیے اور 10 گھرانوں میں 10000 روپے عیدی تقسیم کی گئی، 22 غرباء و مستحقین کے گھروں میں چکن بریانی کے پیکٹ بنا کر تقسیم کیے۔ اتفاق کالونی اور ملیر توسیعی کالونی میں 3 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 1070 مریضوں کا علاج کیا۔ 6 گھروں میں فرسٹ ایڈ بکس تیار کر کے دیے۔

اگست نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زیر انتظام 48 پیکٹس راشن، 20 جوڑے کپڑے، 50000 روپے نقد رقم بطور عیدی، 85 نادار مستحقین کا علاج، میڈیکل کیمپس میں 142 مریضوں کا علاج کیا۔

اگست میں مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے دوران ماہ مستحقین میں 215000 روپے تقسیم کیے جس میں 11500 روپے کا راشن شامل ہے جو 77 مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔ 44 مستحقین کو کھانا کھلایا اور 4 جوڑے جوتے مستحقین میں تقسیم کیے۔

اگست میں مجلس انصاراللہ اوکاڑہ شہر نے عید کے موقع پر 58 پیکٹس راشن مالیتی 43500 روپے، 21 پیکٹس گوشت مالیتی 10450 روپے اور 40 نئے سوٹ مستحقین میں تقسیم کیے۔

اگست مجلس انصاراللہ بشیر آباد وحید آباد کے زیر انتظام عید کے موقع پر 10 عدد سوٹ اور راشن پیکٹس مالیتی 3000 روپے مستحقین میں تقسیم کیے گئے۔

اگست نظامت انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 7 مجالس نے مریضان کے علاج معالجہ کیلئے 25480 روپے کی ادویات لے کر دیں، 9 مجالس نے مستحقین میں 49100 روپے تقسیم کیے۔

اگست نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کی طاہر ڈسپنسری میں 42 مریض دیکھے گئے جبکہ میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 28 مریضوں کا علاج کیا گیا، امداد مریضان کی مد میں 2000 روپے کی رقم خرچ ہوئی، امداد طلباء کی مد میں 500 روپے اور عید کے موقع پر پانچ خاندانوں میں 11000 روپے تقسیم کیے گئے، نلکا سکیم میں 57500 روپے کی رقم جمع کروائی گئی، 22 جوڑے کپڑے مستحقین کے لئے مرکز بھجوائے گئے۔

17 اگست نظامت انصاراللہ ضلع حیدرآباد نے عید کے موقع پر ضلع کی 12 مجالس سے 51 نئے سوٹ، استعمال شدہ اچھی حالت میں 22 سوٹ، 57 پیکٹ راشن مالیتی 41800 روپے اور نقد رقم 35300 روپے مستحقین میں تقسیم کیے۔

18 اگست نظامت انصاراللہ ضلع نارووال کے زیر اہتمام سیلاب زدگان کے لئے 20 پیکٹس راشن، 2 من گندم اور کچھ ان سلے سوٹ مہیا کیے گئے۔ اس کے علاوہ ملبہ اٹھانے کا کام بھی کیا گیا۔

18 اگست مجلس انصاراللہ اسلام آباد غربی نے پنڈ بیگو وال میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 28 مریضوں کا علاج کیا۔

23 اگست مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے تحت بمقام ستی والا ہومیو پیتھک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 81 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

25 اگست نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام موچی پورہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب نے 25 مریضوں کا علاج کیا۔

25 اگست نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر طارق احمد جاوید صاحب نے دو انصار کے ساتھ مل کر 120 مریضوں کا علاج کیا۔ عید کے موقع پر 6 مجالس نے 25 عدد نئے سوٹ اور 51840 روپے نقد رقم مستحقین میں تقسیم کی۔

وقار عمل

ماہ اگست مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے تحت 24 حلقہ جات میں

30اجتماعی وقارعمل ہوئے جن میں راستوں،گلیوں،نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی۔ 726انصار نے حصہ لیا۔709 غرباء و مستحقین کو344440روپے کی مالی مدد دی گئی۔

18/اگست مجلس انصاراللہ واہ کینٹ بیت الحمود میں وقارعمل کیا جس میں مربی ہاؤس کے سامنے اینٹوں اور کچرے کے ڈھیر کو صاف کیا گیا بعد میں کھانا جمیعاً کا پروگرام ہوا۔36انصار نے شمولیت کی۔

18/اگست مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور میں گھروں کے سامنے وقارعمل کیا گیا۔96انصار،34خدام اور27اطفال نے حصہ لیا،58احباب نے غریب و نادار افراد کی مد میں 47116 روپے اور سیدنا بلال فنڈ میں 5220 روپے جمع کروائے اور شالامار اور ریلوے ہسپتال کا دورہ کرکے 26مریضوں میں پھل اور جوس تقسیم کیے گئے۔

25/اگست مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے نظامت ضلع کراچی کے زیراہتمام سائیکل سفر اور وقارعمل میں حصہ لیا جس میں 19انصار شامل ہوئے۔

25/اگست مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی نے نظامت ضلع کراچی کے تحت بمقام بل پارک ہونے والے اجتماعی وقارعمل میں حصہ لیا جس میں 31انصار،1خادم اور3اطفال نے حصہ لیا۔

30/اگست مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد کے تمام حلقہ جات کا اجتماعی وقارعمل کیا گیا۔جس میں بیوت الحمد،گھروں اور گلیوں کی صفائی کی گئی۔حاضری59رہی۔

ذہانت و صحت جسمانی

9/جون مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے بمقام رفیع بنگلور پارک وقارعمل کیا جس میں 8انصار سائیکلوں پر تشریف لائے۔اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں 100 میٹر دوڑ،بال تھرو اور کلائی پکڑنا شامل تھا۔20انصار،4اطفال اور 2خدام نے حصہ لیا۔

18/اگست نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیراہتمام بیت الھدیٰ میں پکنک وعیدملن پارٹی ہوئی۔21مرد(انصار وخدام) 22خواتین اور13بچوں نے شرکت کی،انصار وخدام کے مابین کرکٹ کا میچ بھی ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس عرفان کی CD بھی دکھائی گئی جس سے انصار وخدام نے استفادہ کیا۔

25/اگست مجلس انصاراللہ النور کراچی کے 3انصار اور 2اطفال نے بذریعہ سائیکل 6 کلومیٹر کا سفر طے کرکے نظامت ضلع کراچی کے تحت بھٹی پارک میں ہونے والی کھیلوں میں حصہ لیا۔

25/اگست مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے ورزشی مقابلہ جات اور پکنک منائی جس میں تیز چلنا اور دوڑ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔صحت اور سیر سے متعلق مضامین بھی پڑھ کر سنائے گئے۔23انصار نے شمولیت کی۔

اصلاح وارشاد

23/جون مجلس انصاراللہ واہ کینٹ کے زیراہتمام سیرت النبیؐ کا پروگرام مکرم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مقابلہ نعت اور تقریری مقابلہ جات بھی ہوئے۔حاضری 55 انصار،16خدام اور8اطفال رہی۔

تصحیح

ماہنامہ انصاراللہ بابت اگست 2013ء کے شمارہ کے صفحہ 23 کالم ایک سطر 23 کی عبارت نقل بمطابق اصل درج کر دی گئی ہے۔درست عبارت یوں پڑھی جائے:

وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (المائدہ:55)(اور وہ نہیں ڈرتے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے)

اسی طرح صفحہ 23 کالم2 سطر 24/23 کو یوں پڑھا جائے:

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰانُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ (آل عمران:176) (تحقیق شیطان ڈرایا کرتا ہے اپنے دوستوں کو)

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔مدیر

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کی تاثیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی تاثیر کتنی عجیب ہے۔ اسے بھی روح القدس عطا ہوئی تھی۔ آج تک وہ کلام زندہ ہے۔ جتنا چاہیں غیروں کا کلام پڑھ لیں، جتنا چاہیں غیروں کا کلام سن لیں وہ لازماً کچھ عرصہ کے بعد بوسیدہ ہو جاتا ہے، اس کی زندگی چند روزہ ہوتی ہے۔ پھر وہ ختم ہو جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ اشعار...... ایک سو سال سے جماعت سن رہی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی تازہ کلام اترا ہے۔ ایسا زندہ، ایسا دائمی طور پر زندہ ہے کہ روح القدس اس کا حامل کلام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ جو یہ شرط کہتے ہیں کہ ان کے کام میں بھی تاثیر رکھی جائے گی یہ اس کلام کے سچا ہونے کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔"

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 22؍اگست 1998ء)

(بقیہ از صفحہ 10) ہمارا ہے کہ دین کی ضرورت اور زندہ خدا کے وجود کو دنیا پر ثابت کریں۔ کیونکہ ایک حقیقی (مومن) ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے اور زمانے کے امام سے جڑ کر احمدی ہی (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے اور اُسے دنیا میں پھیلانے والے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور یہ کام قرآنِ کریم کی تعلیم اور احکامات پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے......۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:...... اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہتر نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ یہ نہ ہو کہ عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو، اُس سے بہت باخبر ہے۔ یہاں گواہیوں کے بارے میں ایک اصولی بات بیان ہوگئی کہ تمہاری گواہیاں خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہونی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونی چاہئیں۔......

پس دنیا میں عدل اور انصاف قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اس کے علاوہ کبھی وہ اعلیٰ معیار قائم ہو ہی نہیں سکتا جو دنیا سے ناانصافی اور ذاتی غرضوں کے حصول کو ختم کر سکے۔...... اس آیت ...... پر عمل ہو یعنی انصاف قائم کرنے کیلئے انسان اپنے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینے سے نہ رُکے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو جاتا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی۔"

(خطبہ جمعہ 09 اگست 2013ء از الفضل انٹرنیشنل 30؍اگست تا 5 ستمبر 2013ء)

قومی اثاثہ

پاک بھارت وفد برائے اقوام متحدہ 1948ء

31 جنوری 1948ء: نیویارک میں مہاتما گاندھی کی وفات کی خبر کا مطالعہ کرتے ہوئے
پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور بھارتی وزیر خارجہ این گوپال سوامی
(N Gopelaswami Ayyangar)

Regd #: FR - 8
Monthly
ANSARULLAH
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph.: 047-6212892
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250
November 2013 Zul Hajj / Muharram 1434 Nabuwwat 1392 **Editor:** Ahmad Tahir Mirza

پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بے شک پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں۔ ملازمتوں میں تنگ کیا جاتا ہے۔ مالکان باوجود اس کے کہ احمدی ملازم کے کام پر اُنہیں تسلی بھی ہو تو دوسرے ورکر اور مُلّاں کے خوف سے اُنہیں ملازمتوں سے فارغ کر دیتے ہیں یا پھر مستقل ٹارچر اُن کو دیا جاتا ہے، ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں، ساتھ کام کرنے والے ساتھی دیتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھر بعض لوگوں کو مجبوراً ملازمت چھوڑنی پڑتی ہے۔ کئی احمدی ایسے ہیں جن کے کاروبار ہیں، دوکانداری ہے تو انہیں ماحول میں بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرانے والے ہیں اور آپ کو خاتم النبیینؐ نہیں مانتے۔ حالانکہ احمدی ہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کا سب سے زیادہ اِدراک رکھنے والے ہیں اور ہر اُس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ نہیں مانتا۔ اس کے بغیر تو احمدیت کی بنیاد ہی کوئی نہیں۔

پھر سکولوں میں احمدی بچوں کو ٹارچر دیا جاتا ہے۔ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں ذہنی اذیت دی جاتی ہے۔ بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہر صورت میں ضروری ہے۔...... بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، خاص طور پر باہر رہنے والوں کی کہ ہمیں ان لوگوں کے لئے جو مشکل میں گرفتار ہیں، ان احمدیوں کے لئے جو ہر لحاظ سے بڑی پریشانی اور تنگی کی زندگی گزار رہے ہیں، دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے اور اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 9؍ستمبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20؍تا 26 ستمبر 2013ء)